

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_232042

UNIVERSAL
LIBRARY

المطبع في الكهنة محمد بن علي بن بابويه

فہرست مضامین رسالہ تحقیقات اولاد خواجہ صاحب

صفحہ	مضمون
اول	دیباچہ
۵	بیان تکرار اولاد خواجہ صاحب
۷	خلاصہ مضمون اکبر نامہ جلد اول
۹	مجاور صاحبون کا بیان
۱۱	اکبر بادشاہ کے روبرو تحقیقات اولاد خواجہ صاحب و شیخ حسین مورت دیوانچی کی اولاد کا دعویٰ خارج ہونا
۱۳	شہزادہ دانیال کا شیخ دانیال مجاور درگاہ کے گھر پیدا ہونا اور سیوط اسکام دانیال رکھنا
۱۹	شیخ حسین نواس گری کا دعویٰ کرتے تھے نہ اولاد ذکر مہونیکا اور ان کے قید ہونیکا حال اور پھر قصور معاف ہونیکا ذکر و لنگر خانہ کا داروغہ مقرر ہونیکا بیان
۲۱	آئین اکبری کا انتخاب
۲۲	انتخاب طبقات اکبری
۲۴	خادم صاحبون اور مجاور صاحبون کا ذکر
۲۵	شہزادہ دانیال کا تولد شیخ دانیال صاحب مجاور کے گھر
"	خادم صاحبون کا ذکر
"	مجاور صاحبون کا ذکر
"	ایضاً

مضمون

صفحہ

۲۶	مجاور صاحبون کا ذکر
۲۷	دس ہزار روپے مجاور صاحبوں کو دے
۳۰	انتخاب تاریخ فرشتہ
۳۲	شاہزادہ دانیال کا تولد
۳۳	خادم صاحبوں کو دو لاکھ روپے دینے کا ذکر
۳۳	مجاور صاحبوں کو سلطان محمود خلجی کے انعام و خلیفہ دینے کا ذکر
۳۶	شیخ محمد یادگار صاحب کا ذکر
۴۰	سید فخر الدین صاحب کا ذکر
۴۲	انتخاب خلاصہ منتخب التواریخ
۴۳	مجاور صاحبوں کا حال
۴۴	شاہزادہ دانیال کا شیخ دانیال مجاور صاحب کے گھریا ہونا
۴۶	مجاور صاحبان درگاہ کے سبب عبادت خانہ فتحپور میں ذکر قال اللہ وقال الرسول بتاہا
۴۷	شیخ حسین مورث دیوان حال کے اولاد خواجہ صاحب ہونے پر مشایخان فتحپور
۴۸	سب گواہان گزین اور صدر عظم و قاضی القضاۃ نے محضر لکھ دیا کہ شیخ حسین لا
۴۸	خواجہ صاحب بنین بنین - شیخ بنین قید ہوئے
۵۲	انتخاب ترک جہانگیری و خلاصہ کتاب مذکور
۵۲	شاہزادہ دانیال کے پیدائش کا ذکر شیخ دانیال مجاور کے گھر
۵۳	اکبر بادشاہ کے اخلاق و مذہب کا ذکر

مضمون

صفحہ

۵۶	خادم صاحبون کا ذکر
۵۹	خلاصہ مطلب انتخاب قبائل نامہ جہانگیری
	شیخ حسین اولاد خواجہ صاحب کی تحقیقات کے وقت ثابت نہیں ہوئی انگور
۶۰	تولیت سے موتوف کیا
۶۱	شاہزادہ دانیال کی شیخ دانیال مجاور کے گہریا ہونا
۶۲	مجاہد صاحبان درگاہ کا حال
۶۳	ایضاً
۶۴	دس ہزار روپیہ مجاور صاحبون کو دینے کا ذکر
	اس امر کا ذکر کہ شیخ حسین نو اس گری کا دعویٰ کرتے تھے نہ بیٹے کی اولاد
۶۵	ہونے کا
۶۷	انتخاب کتاب سفینۃ الاولیاء
۶۸	خادم صاحبان درگاہ کا ذکر
۶۹	انتخاب خلاصہ مطلب سیر المتاخرین
۷۰	شاہجہان بادشاہ نے دس ہزار روپے خادم صاحبون کو دئے
"	عالمگیر بادشاہ نے پانچ ہزار روپے خادم صاحبون کو دئے
۷۱	انتخاب تاریخ ہند اکبر بادشاہ کا حال

بِسْمِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَاللهُ
اَصْحَابُهُ اَجْمَعِينَ

ما وٹا محمد حسین اجیری حقیقی خدمت محققان واقعات گذشتہ عرض کرتا ہوں کہ اجیری میں یہی
ایک نے اقدا و لا حضرت خواجہ معین الدین حقیقی رضی اللہ عنہ کا اس لائق ہی کہ جو کوئی بیان
وارد ہو اس سے واقفیت حاصل کرے، خصوصاً علم تاریخ کے شائق اور سلسلہ خشتہ کرام کے پیرو
اور دیگر اہل اسلام کو توجہ دہی کہ اس سال سے خبردار ہوں۔ اس جگہ کے بنیاد و غصہ سے قائم
ہوئی ہے اولاد کا دعویٰ کرنیوالوں کے منہ سے دعویٰ شروع کیا آج تک کسی طرح اپنے دعویٰ کی پیروی
کرنے سے غافل نہیں رہے، مگر دعویٰ کے تردید کرنیوالوں کے بھی ایسی تردید کی کہ حد کو پہنچا دیا اور
کوئی بات اس دعویٰ کے رو کرنے میں باقی نہیں چھوڑی۔ اس اولاد کی بحث ان دنوں عدالت حضور
مشاورت صاحب بہادر ڈوٹھی کشنہ اجیری میں بھی پیش ہوئی تھی اور اکثر ہوتی رہتی ہے جو اولاد کا
دعویٰ کرتے ہیں وہ دیوان کہلاتے ہیں جو گروہ دیوان کے اولاد خواجہ صاحب نے سے انکار کرتے
ہیں وہ صاحبزاد یا خادم خواجہ صاحب کہلاتے ہیں انہیں دو گروہ ہیں۔
ایک گروہ سید دن کا جو سید فخر الدین صاحب بہائی و پیر بہائی حضرت خواجہ معین الدین حقیقی
رضی اللہ عنہ کی اولاد ہے دوسرا گروہ شیخون کا جو شیخ محمد یادگار صاحب یہ حضرت خواجہ صاحب کی
اولاد ہیں یہ دونوں گروہ سید شیخ ملکر صاحبزادے یا خادم خواجہ صاحب یا صاحبزاد خواجہ
کہلاتے ہیں۔ چونکہ یہ بحث صحیح حال دریافت کرنیکے لائق ہے اس واسطے میں نے ارادہ کیا کہ جہاں

ہو سکے اسکی تحقیقات بلا طر فزاری کیا دے اور جو حال دریافت ہو وہ کوہ و نون تک بھی
 بعینہ پہنچایا جاوے۔ لہذا ایسے یہ مناسب جانا کہ اول کل بادشاہوں کی تصنیفات یا شاہی
 حکم سے جو تصنیف و تالیف ہوئی یا کسی مورخ نے لکھی ہوں انہیں جب مقام پر درگاہ یا حضرت
 خواجہ صاحب یا اولاد خواجہ صاحب یا خادم صاحبوں یا محاور صاحبوں کا خاص ذکر لکھا ہے
 اسکا انتخاب کر کے ایک رسالہ میں درج کر دوں۔ اپنی طرف سے کچھ کم و زیادہ نکروں۔ کہ دیکھنے والا
 خود اسکا نتیجہ نکال لے۔ دیکھنے والے جانیں اور کتاب بنانے والے جانیں۔ اور ہر ایک کتاب
 کے انتخاب کے اول اسکا خلاصہ طلب بھی انہیں لفظوں میں جو اس کتاب میں لکھے ہوں لکھ دوں کہ
 دیکھنے والوں کو ہسانی ہو۔ سوائے کتابوں کے جو اور کاغذات اولاد کی بحث میں ہیں انکو بھی
 رسالہ میں درج کر دوں۔ مگر میں کم فرصتی سے مجبور ہوں اور یہ مروت طلب۔ تلاش و محنت کا
 محتاج۔ اسواسطے میں ایسا انتظام کیا کہ جو کچھ بہم پہنچتا جاوے اسکو درج رسالہ کے ناظرین
 کی خدمت میں پیش کرتا جاؤں۔ جقدر تیار ہو جاویگا نہیں ہونے سے بہتر ہم کا اسواسطے اول
 بادشاہوں اور مومنین کی تصنیفات سے شروع کرتا ہوں۔ اگر کسی جگہ ناظرین غلطی پادین تو
 مہربانی سے مطلع فرما دیں کہ خوشی اور ممنونی کے ساتھ اسکی دستخط کر دیا ویگی۔ اس رسالہ کا نام
تحقیقات اولاد خواجہ صاحب رکھا اور یہ اس رسالہ کا حصہ اول ہے۔

کتاب اکبرنامہ

خلاصہ اس کتاب کا یہ ہے کہ حضرت جلال الدین محمد اکبر بادشاہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رضی اللہ عنہ سے نہایت متفقہ تھے کئی بار پیادہ پازارت کے واسطے اجمیر تشریف لائے۔
 اکہون روپے نذر کے خادم صاحبان درگاہ کو دئے اجمیر میں شہر سپاہ اور محل شاہی تعمیر
 کر لئے جسکو اب یگزین کہتے ہیں درگاہ کے آگے بازار بنوایا اکبری مسجد بنوائی جہاں جمیر آئے عرصہ
 تک قیام فرمایا اجمیر اور یہاں کے لوگوں کے حالات سے بخوبی واقفیت حاصل کی اکبر بادشاہ
 کے روبرو شیخ حسین نے جو دیوان حال درگاہ کے مورت تھے دعویٰ خواجہ صاحب کے
 اولاد ہونے کا کیا مگر خادم صاحبان درگاہ نے کہا کہ یہ اولاد خواجہ صاحب کی نہیں
 ہیں۔ بادشاہ نے اس جگہ کے کی تحقیقات فرمائی ضروری خیال کر کے معتبر اور مصنف
 آدمیوں کو مقرر کیا کہ انکی کامل تحقیقات کر کے جو اصلی حال ہو اس سے بادشاہ کو اطلاع
 دیں۔ ان لوگوں نے نہایت محنت کر کے تحقیقات کی اور انکو جو حال معلوم ہوا بادشاہ سے
 عرض کیا انکی تحقیقات کا خلاصہ بادشاہ نے یہ تحریر فرمایا (کہ دعویٰ فرزند ہی اصلی نسبت
 شیخ حسین صاحب کے اولاد ہونیکے دعویٰ کا یہ فیصلہ ہوا کہ انکا دعویٰ خارج ہوا۔
 دوسری یہ بات ہوئی کہ عہدہ تولیت انکو سونپ دیا تھا اسمین جو خادم صاحبوں کے
 واسطے نذر کار روپیہ آتا تھا وہ شیخ حسین کھا جاتے تھے اسکے عوض وہ متولی کے عہدہ سے
 موقوف ہوئے اور اپنی ناہنجاری کے سبب قید کئے گئے اور شیخ محمد بخاری انکی جگہ مقرر ہوئے۔
 ۱۰۰۰ جلوس میں یہ واقعہ ہوا ۱۰۰۰ جلوس تک شیخ حسین قید رہے اور سرگردان پیرتے رہے
 آخر ۱۰۰۰ جلوس میں ۳۳ برس کے بعد انکا قصور معاف ہوا اور بادشاہ نے لنگر خانہ کا دارو
 مقرر کر کے اجمیر بھیجا اور درگاہ کے لوگوں کی بیمار داری (یعنی ہر طرح کی خدمت) انکے ذمہ
 مقرر کی اور یہ بھی ثابت ہے کہ شیخ حسین یہ دعویٰ کرتے تھے کہ میں خواجہ صاحب کی خیر
 یعنی بیٹی کی اولاد سے ہوں۔ یہ دعویٰ نہیں تھا کہ پسری یعنی لڑکے کی اولاد سے ہوں
 پسری اولاد ہونیکا دعویٰ تو حال میں شروع کیا گیا۔ جب بادشاہ ناگور کی طرف تشریف

لیکے تھے بادشاہ بیکم کو شیخ دانیال صاحب مجاور درگاہ کے مکان پر چھوڑ گئے تھے پیر
کے شاہزادہ پیدا ہوا اس شاہزادہ کا نام شیخ دانیال صاحب مجاور کے نام پر بادشاہ
سلطان دانیال رکھا۔

انتخاب اکبر نامہ مطبوعہ مطبع نشی نو لکھنؤ صاحب لکھنؤ
۲۸۲۷ ہجری

جلد دوم
صفحہ ۱۹۹

از انجا کہ موکب عالی بسرعت ہرچہ تمام تر متوجہ اجیر گشت و بساء مسعود
دران شہر فیض بخش نرول رحمت فرمود و زیارت روضہ منور حضرت
خواجہ بقیم آمد و منسوبان آن شہر مقدس کامیاب و لذت گشتند و باجم
آنکہ محل قدس را بآئین لائق از راہ میوات در اجیر آوردہ بحسن حد
کرامت توفیق یافت۔

الضما
صفحہ ۲۰۸ تا ۲۰۹

چون در مبادی این غریمت والا نذر فرمودہ بودند کہ از حصول فتح پیما
روضہ منورہ خواجہ معین الدین چشتی قدس اللہ سرہ کہ در اجیر نور گستر
است توجہ فرمایند زملے کہ از قلعه چتور مراجعت فرمودند پرتو ضمیر آن شاہوار
دولت بالقلے نظرے کہ از صدق عقیدت مرکوز خاطر اقدس بود تا نیت
وتا اردوے ظفر قرین پیادہ آمدند و روز فردین نور و ہم نواز راہ الہی شہ
بست و نہم شعبان کوں مراجعت بلند آوازہ ساختہ اردوے معلی چچیان
بیاد قدم صدق در راہ ہناروند و منزل بمنزل رشحت حرارت ہوا و اقتضای

رگ بیابان بقدم شوق راه قطع می شد بانکه حکم عالی بود که عساکر اقبال
 سواره می آمده باشند اما مقربان بساط اخلاص از سعادت موافقت گزیده
 نبود چند سقا خاصان حرم عرق در سایه حضرت پیاده می رفتند چون قصبا
 مانند مل مضر بنخام اقبال شد شکونه تفرادل که پیشتر به اجیم رفتند نوید آمدن
 ایات اقبال را رسانیده بود و بعبادت آمد و از منزهان تجرد گرین آن روضه
 مقدسه عرایض بدرگاه جهان پناه آورد که حضرت خواجہ در خواہنده فرمود
 اندک بادشاه صورت و معنی از حق اندیشی و خدا پرستی حسن بن مبین
 کرده پیاده غرمت زیارت دارد و بر روشی که دانند آن قافله سالار راه حقیقت
 را ازین اندیشه باز دارند اگر او بزرگی خود دانسته کجا نظر بین خاک نشین گوی
 طلب انداختی چون این عرایض بمابع اقبال رسید آنحضرت از آن منزل
 سوار و ملت شدند و روز آسمان بست و بفتح اسفندارند ماه الهی و افق بکین
 بفتح رمضان خطه اجیم از رود و اقدس مطلع اقبال گشت و از یک منزلی
 پیاده معبود متوج زیارت شدند دلی آنکه بدولت سمر خیم اقبال نزول
 اجلال فرماید از گور راه بطواف روضه قدسیه توجہ فرموده ادب زیارت کے
 تقدیم رسانیدند و جمیع مجاوران و معتکفان آن حواشی قدس بمراسم شفا
 و انفضال کامیاب ساختند و تادہ روز در آن خطه فیض آنها متوجہ مبد
 فیاض بوده باستفاضه انوار صوری و معنوی استنداد داشتند۔

حضرت بلال لدین محمد
 اکبر او شہاہ چہور کا قلمہ
 فتح کر کے زیارت کے
 واسطے اجیم آئے اور
 مجاوران فرگاہ کو بخوبی
 کامیاب کیا۔

جلد دوم صفحہ ۱۳۴

آنحضرت بدولت و اقبال ابد از تمام لوازم طود و انصرام خشن نوروری
 روز اسفندارند فروردین ماه الهی موافق روز دوشنبہ پانزدہم رمضان
 لوای مراجمت از خط مستقر از رنگ سلطنت ارتفع دادند و از راه ہوا
 و انبساط شکار نہفت فرمودند۔

جسد دوم

صفحه ۹۳۳ تا ۹۴۴

توجه فرمودن حضرت شایسته‌ای پیاده از دارالاجلالت اجیر و کانیان
شهباز عرصه اقبال بطلب جوی و چنوی

چون شایسته‌ای پادشاهی اسلمه بهمت از نزرگان است دران هنگام جوی
فرزند ارشد بودند ملاطه با ایزد فرود نهد بود که چون این امنیت بجهت
از انجا بشکر علی که نفس مقدس متعلق شود آن بوده باشد که از دارالاجلالت
اگره پیاده بهزیارت رود و مشتمل که خواجہ معین الدین چشتی که مقربان نگاه الی
اندر رفته بود از مقام اعلیٰ ایستاد و پیغمبر رسانند و مقرر بود در حبس که ماه غریب
اگر ای ایستاد است این امنیت از کما سن قوه بفضل آید و چون انچنان گوهر
شبهات و بیخ خلافت بر ساحل امید اندانند و از سر اشتیاق
گذری چنانچه از لوازم سپاسداری شایسته در روز آبان دهم بهمن ماه الی
سوا حق روز جمعه و دوازدهم ماه شعبان از دارالاجلالت اگره پیاده قدم
دادی در حلقه بیانی و بیابان نوروی نهادند و بادی شوق را روزی دوازده
کرده که در پیاده قطع میفرمودند

تفصیل منازل قریه شایسته باین ترتیب بود
از دارالاجلالت اگره که کوچ را بایات اقبال در ساحت موضع مندا گزید و اول اجلالت
فرمودند از انجا بفتح پور اتفاق منزل افتاد از انجا از خانه گذشته نزدیک به
بیمو مقرب بنیام اقبال گشت و از انجا بمنزل کردیه منزل را بایات دولت
از انجا بقصد بیابان و رود و موکب جلال روی نمود و از انجا بمنزل توده فرود
آمدند و از انجا موضع کلاولی محل آمد و بمنزل گشت و از انجا کساندی اتفاق
منزل افتاد و از انجا بدینسانند و از انجا سیس محل گذشته نزدیک به اول محل
به بایات اجلالت شد و از انجا بیکیان میر و بنیام طفرات نام شده نزدیک

بنوشته نزل دولت شد و از اینجا موضع جهاک نزد یک معز آباد عمارت فرمودی تا
 آسایش گزیده و از اینجا ساکنون محیم سر اوقات اقبال شد و از اینجا منصفی
 فرمود و موکب قیال گشت و از اینجا بقعه قدسیه خواج که در اجمیر واقع است توجیه فرمود
 هم از گوراه بر قدم نور رسیدند و جمیع اخلاص بران سرزمین آسانی رفعت حضرت جلال الدین اکبر
 رسانیده استمداد بهمت فرمود و روز چند در آن مقام که بهشت بشر است اوقات
 را بعبادات برات معهود آهسته بفیض تغیظ و انتباه مقرر بود و در زمره عالمان
 و ادبای مرقداطهر اوصالات و اورا در آن پره مند میگذاشتند و چون همواره در آنجا بود یکی از اجمیرین
 اوقات تقسیم مذورات که مبلغ وافر بود جمعی که دعوی فرزندی خواج شتند و سه بهت سی فرزندی
 عبده تولیت بایشان مفوض بود و ریاست اینطایفه شیخ حسین دشت
 تمام زبانی نزد ایشان متصرف میگشتند و میان او و مجاوران آن نفع مقام نشانی
 و نزاع پیرسید منجز ایشان که شایخ قرار را که مقصدی تولیت و رهنه و اوقات
 بودند و در دعوی فرزندی تکفیر کرده و در این گفت و شنید مدتی و پس از
 آنحضرت خاطر اشرار بر تحقیق حق و استکشاف احوال نفس الامر گماشته ثقات
 و عدول را بران داشتند که از قرار واقع تحقیق نموده بعرض شرفا نمایند بعد از
 پیری بسیار طاهر شد که دعوی فرزندی اصلی نداشت بنا بران تولیت آن محل
 مقدس شیخ محمد بخاری که از اکابر سادات هندوستان پادشاه عقیدت
 ممتاز بود تفویض فرمودند تنسيق مناظم بقعه تبرک و تزویج بآئین مراعات آئین
 و رهنه اهتمام تمام فرمودند و عمارت عالی بنا از سحر و عافیه در آن حوضی
 طرح انداخته آسایش عبادت نهادند و با بچله بعد از فراغ خاطر از مستودعات
 نزد قدم عزت در سالک مراجعت نهاده بزم طواف مراقد اولیای دینی و احوال نفس الامر
 را بهت نهفت افروختند و عنان توجیه بصوب آن دارالالک مطوف گردانیدند خیال که ثناء و عبادت
 و در اسفند ارد ماه الهی موافق رمضان این سال طاهر و بی محیم سر اوقات که مقرر کیا که قرار واقعی حقیقت
 اردوی عالی گردید و چند روز در آن خطه دلکش زیارت ادبیه و ادب و شش که که بهت فضیله و بهت

شکل فرموده مسرت پیرای خاطر خویش و بیگانه نهند.

پیروی کے ظاہر ہوا کہ عوی
اولاد کا جہو تھا ہے

جلد دوم

صفحہ ۴۴۵ تا ۴۴۶

و خدا یو متلی ازان منزل تا اجیر کامیاب بدائع نشاط خصوصاً عشرت پیر
شکار بوده منزل بمنزل بواوی ماعل بقدم شوق طی میفرمودند۔ چون
عرصہ اجیر بطل جیزا قبال شایہ شایہ نور پذیر شد روزی چند ادب زیارت
تقدیم رسانیده معتکفان آن حواشی و منتسیان آن دیار را بجلال دراز
انعام تو نگر ساختند و صلائی افضال چنان عام شد کہ هیچ فردی ازین
سائط احسان محروم نمانده و درہین ایام سعادت انتظام حکم نعمت ہاس با یی
واحدات حصہ شہر اجیر ممکن شرف ارتقا یافت بتایان کاروان و معماران
دانشو طرح عالی کشیدہ بنظر سپہر صعود در آوردند و در ساعت مسعود کہ ثبات
کار را شایستہ باشد آن عمارت و الارا از سنگ و چو نہ بنیاد نہادند و تمام نازل
و مسکن خواص عوام شہر را احاطہ نموده در اندک فرصتی کار بسیار پیش بردہ
مورد آفرین شایہ شایہ گشتند و بجانب شرفی شہر دولت خانہا فلک اس
ابداع یافت و بفرخی و فیروزی در عرض سہ سال جمیع عمارت قلہ و منازل
شایہ شایہ صورت اتمام یافت و در سال آیندہ کہ درین شہر نزول جلال
فرمودند آن منازل رفعت پیوند بورد و مقدس شایہ شایہ مطارح اوار قدی
شد و بہچین ہر موجب حکم معلی جمیع انیان دولت و ارکان خلافت و سایر
متمران کاب نصرت اختصام بقدر اندازہ و دستگاہ منازل و استین
ساختند و از مباسن قدوم اشرف و فرصتی قلیل چنان شہری عظیم صورت
منورہ پیدا کرد کہ در آیندہ خیال مہندسان جاد و کار تمثال آن حدت نمواند
بست و حضرت شایہ شایہ بہ طرح اساس این عمارت شگرف بہجت

مصلحت ملک و حمیت معدلت و دریافت حقائق احوال مالش ستمکاران
و مخموری مظلومان و بر آوردن مستدان و معموری عالم که خلاصه عبادت
نشر تعلق است سیر و شکار را پرده این کار ساخته روزگار است و یکم آبان
ماه الهی موافق چهارم جمادی الاخری بدولت و اقبال نهفت و الا
فرموده متوجه صوب ناگور گشتند.

جلد دوم صفحه ۳۶ تا ۴۶

او روز کوس چهاردهم امرداد ماه الهی موافق شنبه پانزدهم ربیع الاول
امین مقرر آنکه از یک نفر لی جمیه پیاده شده متوجه طواف روضه معین
شدند و در آشنای راه تراولان عرصه شکار خیر آوردند که درین نزدیکی
شیر سیست قوی بسکل که عواره که در کبک سر و داین راه بوده قصه میناید
از آنجا که استصال از در میان لازم این سلطنت است شیر یار شیر
شکار متوجه دفع او شدند و به دشت دلی گزین آن درنده قوی پیکر را
شکار و مرده متوجه آن خطه دلالت شدند از برکات قدم شایسته ای
روفتی تازه یافت آداب نیازمندی و رسوم زیارت تقدیم رسید و دریا
افصال بخوش آمد طبقات مردم از عطایای بزرگ بهره وافر برگرفتند
و روز دیگر بمشای قلعه جمیه که قلعه کوهی واقع است متوجه شدند و در آن
عالمه مقام زیارت سید حسین خنک سوار که در زبان غوام از اولاد امام بن العابدین
است پیرداخته بترک جستند و تحقیق است که سید از ملازمان شهاب الدین
غوری است بنگا میکه فتح هند و ستان کرده مراجعت نموده او را بشقدای
اجمیه گذشت و او انجا نقد حیات سپرد و بر و پایم و هجوم غوام بولایت شهر
گشت و تر بش طواف عالمیان شد. **صفحه ایضا**
و خود بدولت و اقبال از خط فیض اسان جمیه نهفت فرمودند.

جلد دوم
صفحه ۶۵ تا ۴۶

در آن هنگام که موکب علی از اجمیر نهفت میفرمود یکی از پیردگیان سراق
عصمت رازمان دولت و ولادت و وقت انکشاف صبح سعادت نزدیک سیده کیطرف جاکه بولے اپنی ایک
بود و نقل و حرکت مزاج آن عفت منشت بر بنی تافت تین و تبرک جستہ پیوی کو شیخ دانیاں کے
خانہ اشرف منتبیان روضہ منیقہ و اعز معتکفان بقعہ قدسیہ دانیاں گہر چھوڑ گئے جب نراڈ
نام کہ نور صلاح و فلاح از انصیہ او میتافت خالی ساختہ در اینجا گذاشتہ بود عمر کے پیا ہونے کی خبر
موکب اقبال پیوند در حوالی بیلو د از مضافات رنی از سرکار ناگور نزول بادشاہ کو پیونجی شاپور
اجلال فرمودہ بود کہ قاصد ان نجبتہ مقدم از اجمیر رسیدند و نوید نصرتش کا نام شیخ دانیاں کے
سرت افزای آوردند کہ بعد از گذشتن چیل و یک بل از شب آسمان نام پر سلطان دانیاں
بست و مہتم شہر یورماہ الہی موافق شب چارشنبہ دوم جمادی الاول کی سب رکھا۔
رویت و شب سوم امر اوسط بطالع محل بحاسبہ حکیمان یونان و بطالع
حوت بحباب دانایان ہندوستان در خطہ فیض انمای اجمیر کہ طولش
صد و یازدہ درجہ و پنج دقیقہ و عرضش بست و شش و رجبہ و داوا چہان
آفرین جہان آرا حاضر شاہنشاهی را فرزند ی بلند اختر کہ امت فرمودہ و
الطیورع این کوکب نورانی منت بر انفس و افاق ہنادگیہان خدیو از
استماع این نوید سرور پیشانی صبح پر نور رازمین سانی سجدہ شکر فرمودہ
بہ پاسن ستایش الہی کامیاب و لت گشتند و طہور این امر را پیشتر فتوح الی اندازہ
دانستہ و جنبہای عالی ترتیب دادہ انجمن پیرای عشرت شدند خلافت بصلا
عام نشاط تازہ از سر گرفتند و نقود افضال در دامن عالی ریختند شعر
گل بستگفت جان پروردین باغ کہ بولیش صد گلستان را کند و لرغ
ازین شمشادین کا زار و بزخاست زہفت اختر مبارکبا و برخواست
خدیو از سر طرب بال پر داد و صلاکے بہفت اقلیم در داد

لشایق آویخت از تار تراته نوا بچید و مغز زمانه
مهرم از بهمت و الا نظر دشت تمنا را حجاب از پیش برداشت
مولود گرامی را که خانه شیخ و انیال بود مشهور داشته و استدا و تائید آنست
و انیال اکبر در نظر مقدس آورده نام نامی آن نونهال گلشن اقبال را
سلطان و انیال بر لوح دولت نقش بستند -

انتخاب اکبر نامه جلوسم

صفحه ۶

و روزی که سرودی مورد موکب مقدس شد رای جهان آرای جهان
اقتصاد فرمود که مادی و سنگد و جمعی را بجهت آوردن آن نونهال صلیقه قبال
شانزاده سلطان و انیال که از اجمیر با ترو و دولت فرمودند فرستادند
که آن گلشن بخت سندی را با جمیر آورده در ظل حضور آن نور افراشته
سریر سلطنت رسانند -

صفحه ۱۲ - ایضا

و روز بهمن دوم خرداد ماه الهی موافقت یازدهم محرم هفتصد و شهادت
و یک ساعت اجمیر بهیاط انوار ظل الهی گشت و آن جوایب رضای نیرودی بمقتضا
خود هاسی خود بمهر اسم زیارت روضه معینه قدسیه پرداخته بنسویان و وارد آن
آن شهر انوار مرحمت فرمودند و خاصان سیاط قرب شانزاده بلند اقبال
سلطان و انیال از پانیز آورده درین شهر فیض اساس بدریافت دولت حضور
حضرت شاهی شرافت کوی من بختیدند و بعد از یک هفته از آن خط و دلگش
بغیریت دارا الخلافت مرحله بحر حله هفت میفرمودند -

صفحه ۱۹ - ایضا

تا آنکه چاشت روز سه شنبه خط فیض اساس اجمیر مورد موکب گیلان خدیو

گشت آنحضرت بروضة معینه درود سعادت فرمودند ای خویش پرستش
خاص نمودند و بروح قدسی خواجہ استدوا اعانت نمودند منتسبان آن
بقعه خیر را به تفقعات بادشاهانه اختصاص بخشیدند و از اینجا منازل
آسمانی ارتقا را که در آن شمع بحیث نشیمن خاص اساس یافته بود نیز
اجلال کرامت داده استراحت رودند و آخرهای روز سوار دولت
شده شبیدیز اقبال تیز رانند -

صفحه ۴۲ - ایضا

در روز سه و شنبه هم همراه الهی بشبه فیض بخش اجیر نزول موکب
مقدس افتاد و شتر الطیاریات روضه منوره خواجہ معین الدین بمقدم
رسید و منوبان آن مقام متبیرک و سایر عبا را لودگان راه احتیاج
از انعام بادشاهی احتیاط وافر یافتند -

صفحه ۵۵ تا ۵۶ - ایضا

در روز شنبه و بست و ششم اسفندارند ماه الهی در مفت کردی اجیر
سراوقات عظمت شد روز دیگر پیاده بحر قد منوره توجیه نمودند و در آخر
روز بان بقعه معینه رسیده له ازم بجای آورده و در باب احتیاج و سایر
منوبان این بقعه گرامی بجزایر عطا های شانه شاهی حظ وافر برداشتند
بعد از استیفاء مراسم زیارت بمنازل دلگشا که درینولانزدیک با مقام
پیوسته بود بفرخی و خجستگی نزول اجلال فرمودند -

صفحه ۵۶ - ایضا

آغاز سال نوزدهم از دور دوم بخورمی و فرخندگی شد آن گوهر کیلئے
خلافت در روضه معینه جشن بزرگ ترتیب داد و مجلس الانقظام
یافت و درینولاکه موکب های یون خطه دلگشا اجیر را بنور معدلت صفای
خاص بخشیده بود -

صفحه ۵۶ - جلد سوم

و چون به منزل دار الخلافت مورد سادات جلال شد غریمت طواف
ابلیا، دلی و اجمیر در خاطر خدا پرست آن یگانه عالم یزدان شناسی
در جوش آمد.

صفحه ۸۷ - ایضا

و اوایل دیماه الهی خطه دلکش اجمیر مطلع انوار شامشای شد ادب طواف
و مراسم زیارت بتقدیم رسید و لوازم داد و پیش بپهلو آمد.

صفحه ۱۸۵ - ایضا

نهضت موکب بهایون بصوبه میربار و دیگر
بآئین بر ساله غریمت خطه فیض بخش اجمیر مصمم شد و شب یاد بست و دوم
شهر یورماه الهی سمند اقبال را رگبرائی مرقد قدسی گردانیدند.

ایضا

و درین سال که رایات جهان کشتا بصوبه اجمیر نهضت میفرمود -

صفحه ۱۸۸

و فرخی و فرزندگی چهارم بهرام الهی شهر دلکشانی اجمیر از در و درایات
بهایون نور آگین شد بآئین بزرگان زرف نگاه بان مشهد مقدس
شناخته ایزد و چون را پرستش نمودند و منتظر آن قدم قدسی
کامیاب خواهمش شدند و هم درینو لاک زمانه سعادت دهشت و روزگار
بالش اقبال فرمان پذیران بارگاه خلافت شهر یار و الاگو هر را بطلا
و سائو بجایک، مورد بر کشیده بجزایک بخشش و اقبال آرزو مندی
جهان را به نیاز گردانیدند نخستین آن دریای نوال عالمی فطرت
برای گردآوری رفاه مندی ایزدی خسرین خرمن دامن دهن
از زر شمع و سفید کمر متفسر نمود پس ازان گلاره به ازان خدمت

باشارت همایون طبقات انام را پاس مراتب داشته زنجش
کردند -

صفحه ایست

هفدهم ماه مهر الی یزید ار قلعه اجمیر مسعود اقبال نموده نمودگان
آن سه زمین را دستاورد رحمت شدند و در خواستی مرقه سید حسین
شنگ سوار و قوف آمرزش فرمودند و خاطر عمارت دوست شایسته
چون احتمال میانی آن مصار آسانی پایه دریافت کار پیر ازان بار
سلطنت را اشارت همایون شد که محبت و تعمیر بسته آن عمارت
فرموده را تازه گردانند و کمتر زمانه بخوبی ترین و بیست صورت انجام
گرفت بست و دوم ماه مهر الی ازان خطه فیض اساس غنان توجه
بجانب میرشد الوطاف یافت -

صفحه ۲۱۳

قصه فرمودن حضرت شایسته ای حبیب متور

لبوی خطه اجمیر برائے زیارت روضه معینه

آئین چنان بود که سال یکبار در غنقوان رجب بدان مطاف
قدسی نزول همایون شود و زنجش و بنشایش طراز شمول یابد و
عبادت ایزدی بدان والا طراز انتظام گیر و بنا بران بست و چهارم
در خواستی شهره بر تگا و ر باد پائی برآمده خرامش فرمودند و بر شنه
نزدیکان عقیدت گرین سعادت میرای یافتند -

صفحه ۲۱۴

دیفتم شهر اور ماه الی شهر دلکشای اجمیر از پیر توفه دم شایسته ای
روشنی پذیرفت و خلوت که دنیایش نورستان الکی گردید

لوازم طواف مشہد فیض بجائے آمد بستن ان منتظر کامیاب
خواہش گشتند۔

صفحہ ۲۳۱

چالش فرمودن گیتی خداوند بصوبہ جمیر

صفحہ ۲۳۲

بخلاف ہر سال درین مرتبہ غنیمت مطاف الجمیر دریائے توقف افتد
و چون روشن شد کہ ہفت آنصوب سرمایہ آرامش خلافت و پیرایہ
نیاز مندی گردن کشتان است و ششم شہر یورماہ الہی پائی اقبال در
رکاب کشور کشائی ہنادرہ رگبارے گشتند و با ستودہ آئین منزل منزل
نشاط شکار چہرہ ارای شد۔

صفحہ ۲۸۶

از سوانح دستوری یافتن بمقو نگاہ عقیدت گوہر اکلیل خلافت ہزار
و انیال بصوبہ جمیر۔

صفحہ ۲۸۷

نوزدہم امرداد آن نیز آسمان اقبال و دستوری و اندر شیخ جمال مادہ ہوشنگ
شیخ فیضی و جمال خان و برخی نژدیکان غنیمت دولت را ہمراہ فرمودند۔

صفحہ ۳۷۴

دران ہنگام کہ گیتی خداوند از کشتی فرد و آمدہ بطواف الجمیر ملینا فرمود

صفحہ ۸۶۱

درین روز شیخ حسین را بتولیت مشہد فیض بخش خواجہ معین الدین
فرستادند خود را از دختری نژاد خواجہ میداد از ناہنجاری چند
ہندوانی دستان بر نشاندند و روزگار پے سپہر ناکامی دشت بود
بہیجا شیخ حسین اپنے

درین ہنگام نوازش فرمودید برین بنگاہ فرستادند بکار واری گذشتہ
نشینان آن قدسی برین وسہ انجام آستخانہ یدوباز گردید۔

ایک خواجہ صاحب کی
اولاد و ختری سے جاتا
ہے شیخ خنین اپنی
نالا یقی سے یعنی نامہ جاری
سے عرصہ تک قید رہا۔

اور پھر تارما (یعنی
۳۶ جلوس سے ۳۶
جلوس تک جب کو ۳۳ سال

ہوتے ہیں) اب تصور
معاف کر کے نوازش
فرمائی اور درگاہ میں بیجا
کہ وہ انکے لوگوں کی خدمت
کرتا رہے اور لنگر خانہ کا
سر انجام اسکے سپرد ہوا

کتاب آئین اکبری

خلاصہ اس کتاب کا یہ ہے کہ جمال الدین محمد اکبر بادشاہ حضرت خواجہ صاحب سے
نہایت اعتقاد رکھتے تھے کوئی کتاب انکے ذکر سے خالی نہیں۔

انجالبین اکبری طبعہ مطبعہ نشتی نو لکھنؤ خلاصہ ترجمہ اردو

صفحہ ۲۰۷ جلد دوم

خواجہ معین الدین چشتی پور غیاث الدین حسن از سادات حسنی حسینی است
در سال پانصد و سی و ہفت در حصہ سحر از در سحستان بڑا و در بارزہ سالگی
پیرا و ران جہانی شد ابراہیم قندوزی را کہ از آگہی ربودگان بود بر نظر
افتاد و برق واسوختگی در خرمن وابستگیہا ورزد و جستجوی زہنون
شد و بر رون کہ دہی است از نیشاپور بھجت خواجہ عثمان چشتی رسید
و بر ریاضت گری نشست و خرقہ خلافت یافت سپس در لکھا و پٹلی کی عمر تھی
بر آمد و از شیخ عبدالقادر جیلانی و بسیاری بزرگان فیض اندوخت
و در سالیکہ معز الدین سام دہلی برگرفت بدانجا رسید و بگانش عزت
گزینی یا جمیر شد و فراوان چرخ برافروخت از دم گبرائی او گرد و بار
مردم بہرہ برگرفتند روز شنبہ ششم ماہ ربیعہ سال ششصد و سی و سہ
و بملک تقدس خرامش فرمود و در دامنہ کبیر خواہ گاہ شد و امروز
زیارت گاہ خرد و بزرگ

حضرت خواجہ بزرگ کی
پیدائش پانچ سو و تیس
ہجری میں ہوئی اور
چہ سو تینتیس میں
وفات پائی ۹۶۶
کی عمر تھی

کتاب طبقات اکبری

خلاصہ اس کتاب کا یہ کہ حضور جلال الدین محمد اکبر بادشاہ حضرت خواجہ صاحب سے نہایت اعتقاد رکھتے تھے۔ کئی بار پیادہ پاؤں شریف لائے جتنی دفعہ لائے قاوم صاحبان درگاہ کو نذرینا دی۔ شاہزادہ دانیال شیخ دانیال صاحب مجاور کے گہر پیدا ہوا۔ دیوان کیا اولاد کا کہیں ذکر نہیں۔

انتخاب کتاب طبقات اکبری مطبوعہ مطبعہ عثمانی
نولکشا صاحب لکھنؤ ۱۲۹۲ھ ہجری
ترجمہ اردوی
ضروری

صفحہ ۲۵۶

و بتاریخ ہشتم جمادی الاول سنہ تسع و ستین و تسعمائے بعزم زیارت مرقد منور مطلب الاولیا خواجہ معین الدین چشتی قدس اللہ سرہ روانہ شدند و اعلام ظفر انجام باجمیر رسیدہ ساکنان آنقلعہ بقلعہ شریفہ رابطات و صدقہ و وظیفہ و ادراہ پرہ مندرگراہیند۔

صفحہ ۲۸۵

و چون حضرت در بنگام توجہ تسخیر قلعہ چتور نذر کردہ بودند کہ بعد از حصول این مرام بزیارت مرقد منورہ خواجہ معین الدین چشتی سحری کہ در خطہ اجمیر واقعست توجہ فرمایند جهت وفای این نذر از بہانہ راہ بجانب اجمیر توجہ نمودہ تمام آن راہ پیادہ طی فرمودہ و بتاریخ یکشنبہ منعم رمضان باجمیر رسیدہ شرائط طواف زیارت بجای آورده فقرا و مساکین آن بقعہ رابطات و صدقات شاد ساختند و در روز دران مقام مقبرہ

اقامت فرموده عنان غرمت بجانب تسقر سر بر خلافت مطوف فرمودند.

صفحه ۲۸۸

و حضرت فقیور بر پای تخت قرار داده قلعه سنگین بر دوش بر فرمودند و
عمارات عالی بنایافته شهر عظیم شریف از تولد مبارک شاهزاده فرخنده
مولد حضرت در باطن فیض موطن خود گزاینده بودند که اگر حق سبحانه و تعالی
دری از درای بادشاهی و گوهری از درج نامتناهی کرامت فرماید پناه
بزیارت فراموردانوار حضرت قطب الواصلین خواجه معین الدین چشتی
قدس سره تشریف فرماید حضرت بالقای نذر پرداخته روز جمعه دوازدهم
شعبان سنه سبع و سبعین و تسع مائه از دار الخلافه اگره بیاوه متوجه جمیر
گشتند و هر روز شش کرده و بهفت کرده طی میفرمودند و هم از گردها برانداختند
و بشرایط زیارت مراسم طواف پرداخته چند روز در آن مقام فرستاده
احترام اوقات بانعام و انصاف گزاینده و بعد از چند روز از جمیر عاود
متوجه دلی گشتند و در رمضان سنه سبع و سبعین و تسع مائه طاهر دلی
مخیم عساکر جاه و جلال گردید.

صفحه ۲۸۹

(ذکر هفت اعلام جهان گیر بخط امیر) چون حضرت خلیفه الامی
هر سال مکنوبت از هر جا که می بودند خود را بطواف فرات قطب الواصلین
معین الحق والدین حسن بنجری قدس سره بخط امیر میرسانیده و درین
سال فرخنده فال بجهت شکرانه این موهبت بتاریخ بستم ربیع الآخر
سنه ثمان و سبعین و تسع مائه پای دولت در رکاب سعادت نهاد عازم
جمیر گشتند و دوازده روز بواسطه اسامان بعضی ضروریات در فقیور
توقف نموده بکوجب متواتر خط امیر را رشک ریاض جنان گردانیدند
و سکان آن روضه راضه را از افضال عام کامیاب مخطوط ساختند

و بجهت ترقیه حال برایا که در معجون طینت آن پادشاه عالی نزا و تعمیر
یافته مکمل فرمودند تا بر در خطه اجمیر حصاری محکم و مضبوط طرح انداختند
و بجهت نشین خاص قصر عالی بر زمین نهادند و امر آرد و خوانین و سایر
مقربان درگاه در تعمیر منازل بر یکدیگر سبقت جستند و حضرت عالی
مواضع و قریات حوالی اجمیر را میان امر اقامت فرمودند تا محصول
آنرا صرف عمارات نمایند و روز جمعه چهارم ماه جمادی الاخره مذکور
کف صحت و عنایت از اجمیر کوچ نموده شانزدهم ماه مذکور ظاهر در قصبه
ناگورخیم عساکر جاه و جلال گردید.

صفحه ۲۹۱

و عازم اردو گشتند و چند روز که نواحی لاهور مضرب خیام فک حشام
بود اوقات گرامی شکار میشد از آنجا از راه حصار فیروزه متوجه زیارت
روضه قدسیه معینه خواجه معین الدین گشتند.

صفحه ۲۹۲

بتاریخ بستم شهر صفر سنه ثمانین و تسعمائة موافق مفید هم سال الهی پاک
دولت در رکاب عادت بناده شکارکنان متوجه اجمیر گردید و روز
سه شنبه پانزدهم ربیع الاول سنه مذکور از کردار بزار فائض الانوار حضرت
خواجه معین الدین شتافته لوازم زیارت بتقدیم رسانیدند و مشایخ خدا
و مجاوران بقعه شریفه را با انعام وافر سه و خوشوقت ساختند روز دیگر
زیارت سید حسین خنگ سوار قدس سره که از اولاد امام همام زین العابدین
رضی الله عنه است و بر بالای کوه اجمیر دفون است تشریف بردند -
حضرت جلال الدین محمد اکبر پادشاه زیارتین
بیت سالخام دیکر خوش کیا

صفحه ۲۹۳

و در دوشنبه ناگوینیهیان خوشنجر بمابع غر و جلال رسانیدند که در شب
چهارشنبه دوم ماه جمادی الاول سنه ثمانین و تسعمائة موافق سال

بی درامیر عبدگنڈ شش و دو گھڑی و چار پل بطلال حوت حق سبحانی
درمی انیسویں شاهی و گوہری از دوح بادشاهی کرامت فرموده در
سلطنت و سلاطین گویا گرانمایه افزود و حضرت از استماع این
بشارت طرسم شکر الہی بقدیم سائیده و چند روز بر بنگاه عیش و عشرت
مکلیہ زوہ عموم خلایق را از خوان احسان خود کامیاب گردانیدند و چون
این ولادت با سعادت و منزل شیخ دانیال کہ از شاخ وقت در صلاح
و تقوی ممتاز بود شرف و وقوع یافته بود شاہزادہ خستہ قدم صاحب
اقبال اشاہ نژادہ دانیال نام نهادند۔

صفحه ۳۰۲

القصہ حضرت خلیفہ الہی روز دہم محرم الحرام سنہ احدی و ثمانین و تسعمائے
موافق سال ہز دہم الہی از گدراہ ہزار قطب لواء صلیں
خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ نزول فرمودہ بادشاہ اٹھ طواف برداشتہ
مجاوران روضہ و عموم متوہلین انبار از نذر و صدقات غنی و مستغنی گردانیدند
و یکفہ و ران اقباعہ شریفہ توقف نمودہ بودند صبح و شام زیارت ان مقام
سعادت فرجام تشریف برودہ در مہام کلی و جزوی استہدایہ بخوہستند
بیت کسی کا ستان بدرویش برودہ اگر بر سریدون نذر انیش برد
بعد از ان عثمان خرمیت بصوب مرکز دائرہ خلافت معطون ساختند۔

صفحه ۳۰۶

و روز شنبہ از گدراہ ہزار قطب لواء صلیں خواجہ معین الدین چشتی
قدس سرہ خرامیدہ لوانم طواف بجا آوردہ رسم فقراء و آیین سوال از
مجاوران روضہ جنت مثال بلکہ از سایر متوطنان خطہ اجیر برداشتہ
زمانی در دولت خانہ پایہ عالی کہ جہت نشین خاص بنا نمودہ بودند ہزار
فرمودند آخر در اجیر و اورندہ رو بہ راہ نہادند۔

حضرت جلال الدین محمد
بادشاہ ناگورین
رکبتہ ہے کہ ہجرت
و نیال کے گہر بادشاہ
کے بطن شاہزادہ نور
اور کلام شاہزادہ نیال

حضرت جلال الدین محمد
بادشاہ اٹھ روز سال کو
زیارت کے واسطے آئے
اور زیارت کر کے مجاوران
در گاہ کو ہر قدر نذر
دی کہ غنی اور مال دار

حضرت جلال الدین محمد
بادشاہ زیارت حضرت خواجہ
معین الدین چشتی کے واسطے
آئے اور مجاوران کو ہر قدر
کے پیران کی انگوٹھا ہین

صفحه ۳۱۱

بکوی متواتر روز چهارشنبه سوم جمادی الثانی احدی ثمانین و تسع مائه
 بواسطه احتیاجی جمیع از غبار مر اکب بنبر نبرد عطر آمیز گردید و از گدازه بنزار
 مورد الانوار حضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ فرمود بشرائط طواف
 و لوازم استعاده بجا آورده مجاوران اجمیر را غنی و مستغنی گردانیدند و عصر
 روز دیگر کوچ فرموده خود بایلیفار متوجه گشتند.

صفحه ۳۱۲

مجاورین سال طاقت مال حضرت خلیفہ الہی شانزدہم مشوال عازم زیارت
 مران فیض الانوار حضرت خواجہ معین الدین قدس سرہ گردیدند.

صفحه ۳۱۳

دوازدهم ذیقعدہ هفت کردی اجمیر محمید سادات غت گردیده و شیوہ
 مرضیہ خود روز دیگر از ان منزل از روی نیاز صندی پیاده متوجه
 گشتند و بشرائط طواف بتقدیر سائیده از انجا بدولتخانه عالی فرامیدند
 و در عرض دوازده روز کہ خط اجمیر مکر مایون بوده ہر روز ہزار
 شریف بردہ مجاوران بقعدہ شریفہ و عموم متوطنان خط اجمیر از خوان
 احسان بہرہ و دیگر داندند. ذکر وقایع سال نیردہم الہی ابتدای این سال
 پنجشنبہ ہفدہم ذیقعدہ سنہ احدی و ثمانین و تسع مائه بود چون از رافخجور
 ولادت نیک لکشتوقی پیش نهاد ہمت نہمت حضرت خلیفہ الہی گشت و بہت
 میسر و تسخیر این ممالک سبع از روح پر فتوح حضرت خواجہ بزرگوار کہ دایم
 و ناصر بادشاہ موند و کامگار بودہ است و خواستند و بتاسخ بست و سوم
 ذیقعدہ متوجہ دار الخلافہ گردیدند.

صفحه ۳۱۴

و را و ایل شعبان المعظم لوائی عظمت از دار الملک علی بصورت خط اجمیر

سوم جمادی الثانی کو حضرت
 محمد اکبر شادہ زیارت کیو
 اجمیر شریف لک اور زیارت
 کر کے مجاوران اجمیر کو
 غنی اور مالدار کرویا

حضرت بادشاہ زیارت
 آئے اجمیر و روک
 ساتھ بہت کچھ جان

شکار گمان متوجه شدند و در حد قصبه نارول خابنجان که لا همو لغرم
تهنیت مبارکباد متوجه شده بود احمد بابا و خود را با یلغار رسانیده با حمار سعاد
عقبه بوسی مشرف گشت و در اوایل رمضان المبارک پیوسته اجیمه از غبار غل
مرکب مشک بنز و عنبر آمیز گردید و از گرد راه بمزار مورد الانوار خواجه
معین الحق و الدین صحره فرموده لوازم زیارت و شرايط طواف بجا آورند
و از غنائم بنگاه یک جنت دما مرا و او را که روز اول نذر حضرت
خواجه قدس سره خدای فرموده بودند و آورده داخل بقاره خانه حضرت
قدس سره فرمودند و هر روز بدستور قدیم بمزار فایض الانوار تشریف
برده اند و ساعات نذر و خیرات فقر و اهل احتیاج از آن گوی نیاز میگردانند

صفحه ۳۲

در آخرین سال مهتم فلقه الحرام سده اربع و ثمانین و تسع و یورش
اجیمه در میان آمد و آنحضرت بتاریخ مذکور از فقیر متوجه طواف گشتند
و تمام راه انبساط فرموده روز دوشنبه چهارم ذیحجه سال مذکور که در آنجا
اجیمه مخفی خیم فلک چشم گم گردید و از آنجا بدستور مقرر پیاپی ده روی از آن
بمزار محیط الانوار آورده پنج گردی راه پیاده رفتند و از گرد راه بمزار
فایض الانوار در آمده نیازمندی شرايط زیارت و لوازم طواف تهیه کردند
روز اول مبلغ ده هزار روپیه بمجاوران بقعه شریفه و خدام آنجا بزرگ
عنایت فرمودند -

صفحه ۳۳

و چون بر سال حضرت خلیفه الہی بزیارت مرقم نموده خواجه معین الدین
تشریف میبردند و از فقیر متوجه شده روز پنجشنبه پنجم ماه رجب سال
مذکور با جمیع نزول بمجال شد بعد از زیارت مزار فقر و مساکین انقیام با
از خود و بزرگ با انعام زر سرخ و سفید و سیاه بهر بند ساختند و چند

چهارم ذی الحجه کو حضرت
بادشاه زیارت کرد
تشریف لایق او را اول
و نذر بزرگ روپیه مجاوران
و خدایان کو عنایت فرما

که در اجپیر شریف داشتند هر روز زیارت شتافته بفقرا و مساکین خیرات
میفرمودند -

صفحه ۳۳۸

ذکر غنیمت موکب جهانگیر زیارت اجپیر چون حضرت خلیفه الی بر سال
زیارت مزار فاضل الانوار خواجه معین الدین چشتی قدس سره را التزام نمودند
و ماه رجب که ایام عرس حضرت خواجه معین الدین است قریب رسیدند
خطه مبارک اجپیر گردیدند و از آنجا که حج متواتر متوجه اجپیر شده چون باجمیر
رسیدند بواسطه زیارت تقدیم رسانیدند فقره و مساکین آن بقعه شریف را از
انعام عام ببردند ساخته و در کشف عزت و اقبال مراجعت فرموده -

صفحه ۳۴۰

چون ششم ماه رجب ایام عرس خواجه معین الدین قدس سره عزم زیارت
اجپیر فرمودند و غره رجب از کشتی بیرون آمده سرعت سیر را استقامت فرمودند
و بر روزی که راه طی کردند و در آخر روز ششم شهر مذکور که روز عرس خواجه
بود درآمدند و از روی خشوع و خضوع زیارت نموده فقره و مساکین آن
بقعه شریف را با انعام خوشدل گردانیدند -

صفحه ۳۴۲

چون هر سال التزام زیارت مزار فاضل الانوار خواجه معین الدین قدس سره
پیش نهاد خاطر خسر و جهان گیر بود و در شانزدهم ماه حبشه دارالخلافت
فتحپور به جانب اجپیر بنفقت فرمودند - القصة روز جمعه سبت و چهارم
ماه شعبان اینج گردهی اجپیر پیاده شده بمزار مورد الانوار آمده بشیر الطوط
قیام نمودند -

صفحه ۳۴۸

چون حضرت خلیفه الی بر سال از راه اخلاص زیارت مزار فاضل الانوار

حضرت خواجہ معین الدین قدس سرہ میفرمودند و در ضمن این نیت حسنه و عمل
صالح فائده بسیار به بندگان خدا میرسد در این سال بحجت بعضی موانع
توجه زیارت عالی میسر نشد شاہزادہ دانیال از نزد یکان مثل شیخ جمال
و شیخ فیضی کہ نسبت اخوندی و سابقہ مردم ہمراہ تعیین فرمودند و مبلغ
نسبت و چہزار روپیہ مدد خرچ فقیران آن دیار را مرحمت فرمودند و شاہزادہ
جوان بخت زیارت فرمودہ معاودت فرمودند۔

کتاب تانچ فرشتہ

خداوند اس کتاب کا یہ ہے کہ اس میں شیخ فخر الدین صاحب کا جو مورث کردہ سید زادان
مورث بنجا دمان درگاہ خواجہ صاحب کے ہیں بہراہ خواجہ عثمان نارونی صاحب کے
موجود ہونا لکھا ہے۔ اور شیخ محمد یادگار صاحب کا جو کردہ شیخ زادان مورث بنجا دمان
درگاہ خواجہ صاحب کے مورث ہیں حضرت خواجہ صاحب کے مرید ہونا تحریر ہے اور لکھا
ہے کہ سلطان محمود غزنوی جب اجیر لائے تو خدا دمان درگاہ کو تہذیب از دی دیوان کا یا اوداد
کا کچھ ذکر نہیں۔ اکبر بادشاہ کا وہ لکھنؤ پہنچا تو یہاں کو دیا اور یہ ہے کہ میں دیوان
واسطین

انتخاب کتاب تانچ فرشتہ مطبوعہ نو لکھنؤ صاحب لکھنؤ خدا خیرہ دو

مقالہ دوم جلد اول صفحہ ۲۵۱

مورث بنجا دمان درگاہ خواجہ صاحب کے ہیں بہراہ خواجہ عثمان نارونی صاحب کے
موجود ہونا لکھا ہے۔ اور شیخ محمد یادگار صاحب کا جو کردہ شیخ زادان مورث بنجا دمان
درگاہ خواجہ صاحب کے مورث ہیں حضرت خواجہ صاحب کے مرید ہونا تحریر ہے اور لکھا
ہے کہ سلطان محمود غزنوی جب اجیر لائے تو خدا دمان درگاہ کو تہذیب از دی دیوان کا یا اوداد
کا کچھ ذکر نہیں۔ اکبر بادشاہ کا وہ لکھنؤ پہنچا تو یہاں کو دیا اور یہ ہے کہ میں دیوان
واسطین

صفحه ۲۵۸

آنگاه آنحضرت با جمیع شرافت و بزرگواران خواججه عین الدین شیخی قدس سره در غایت
و با کرامت تشریف حضور فرمود بدین حضرت شیخ سلیم شیخی قدس سره بقبضه
سیکری رفت و چون چند مرتبه عرش شهبانی را توله شده مانده بود و شیخ
فرزده قدوم فرزندان طویل العمر داده خوش حال ساخت قضا را در میان آورد و ایام
حاصل شده صلیح روز چهارشنبه هفتادم شهر ربیع الاول در رستمخان عین
و تسعته کوکب ولادت شاهزاده سلطان سلیم بطالع لب و چهار درجه میزان و قیام
سیکری و منزل شیخ سلیم شیخی قدس سره از افق جاه و جلال طلوع نمود
خانان اکبر لشکر آن موبیت غلظی جمیع زندانیان را خلاص ساخت و چون
حسین ثانی قصیده گفت که مصرع اول تاریخ جلوس جلال الدین محمد اکبر
بادشاه است و مصرع ثانی تاریخ ولادت شاهزاده جمیله این مطلع از دست
مطلع لیل احمد از پی جاه و جلال شهباره گوهری از محیط عدل آمد
کناره عرش شهبانی جهت ایقاندری که در باب فرزندان کرده بود پیاده یا
با جمیع شرافت و زیارت خواججه عین الدین شیخی بجا آورده دست زدن
بانعام و احسان کند و از راه دلی شکار کنان برگشت

صفحه ۲۵۹

در غره صفر سنه ۹۹۹ تسع و سبعین و تسع مائه بتفرج حصاری و زه تشریف برد
باز با جمیع آمد و شرافت زیارت پیر بزرگوار را بتقدیم رسانیده با کرامت تشریف
در آن هنگام کند رخا و از یک که در جنگهای بگال سرگردان بیگشت بنمغان
المطالب بختانمان او را پای بوس بادشاه آورده شفاعت کنان را
نمود و در آن سال چون مقام سیکری بران حضرت مبارک شده بود و در
شهری غلظی بنا فرمود و در آن زودی چون بکرات فتح شاهرا سوخت و در
که در شهر صفر سنه ثانی و تسع مائه چون در ملک بکرات خلعت داد کلی

بهرید بادشاه عازم تسخیر آن شد چون گذار باجمیر افتاد ثبات کردید
از روح پرنفوح خواجه سید حسین خنگ سوار که از اولاد بهانم بن العابدین
علیه علی بابہ الکرام و اولاده العظام الملاف الخیثمہ و السلام استند نمود
خان کلان را با بسیاری از امرایرسم منتقلای بدان سوران ساحت
درای سکه را بحکومت جوده پور که وطن مال دیو بود مقرر کرده خود نیز روانه بجای
گردید و در منزل ناگو خبر رسید که در شب چهارشنبه و دوم جمادی الاولی ۹۸۴ هجری یوم چهارشنبه
سنه مذکوره در منزل شیخ دانیال قدس سره شاهراده نیکو خصال دوم جمادی الاولی ۹۸۴ هجری
بوجود آمد آنحضرت لوازم خوشحالی بتقدیر رسانیده آن مولود در اموسوم
پیدایش یافت و نامش را بپادشاه بگفتند و پادشاه بفرمود که این
پسر را باجمیر بفرست و در آنجا بپرورشان و در آنجا بپرورشان

صفحه ۲۶۲

درین هنگام بادشاه خواجه مظفر علی ترمذی که از نوکران پیر خان کلان
بود خطاب مظفر خانی داده بفتح قلعه رشتاس بنکال نامزد و مبارک کرد و خود

باجمیر رفته قریب و لکنه از نقد و جنس بنجاردان خطیره خواجه معین الدین
پشتی قدس سره و سید خنگ سوار و مستحقین رسانیده با گره باز آمد

صفحه ۲۶۳

و در آن سال بادشاه باجمیر رفته زیارت کرد و در رمضان حافظ بیچون گشت
خنگ سوار رضی الله عنه و در حین

صفحه ۲۶۳

و در آن سال بادشاه باجمیر رفته شهباز خان کبوه راجه تسخیر قلعه کل مل سیر
قریب و لکنه و پیر

که در تصرف رانایو تعیین نمود و او بدینجا رفته با سهیل و جوی و حیطه تصرف
آورد و بادشاه از اجمیر بکوهستان بانسوال دمنده و درآمد شوکار گران نامزد کرد

رفته چون مرتضی نظام شاه سحری دالی احمد نگر دیوانه شده پرده نشین گشته

داعیه تسخیر و لایب او نمود و ابابجفی امور مانع آمده از انجام متوجه فنجپور

سیکری گردید و در سنه خمس و ثمانین و تسعمات باز عرش شیان متوجه اجمیر

شد و چنانچه عادت او بود از یک که وی پیاده گشته بروضه منوره خواجه
درآمد و زیارت کرده +

صفحه ۲۶۴

و در سینه مذکوره عرش آرشیان با جمیع رفته بچند سیکری مراجعت کرد

مقاله پنجم صفحه ۲۵۱

اتفاقاً قاره زری عریضه قوی که بطرف مارونی تیس شده بود رسید و مضمونش
آنکه ابتدای طلوع آفتاب سلام در مالک هندوستان از افق اجمیر بود
و حضرت مرشد الطواف شخ نمین الدین سنجری قریب سره نیز درین بقعه
تشریف آسوده اند و حال چون به حضرت کفایت کرده اند از اسلام و سلمانی
نمانده و چون مضمون عریضه بوض رسید همان روز متوجه صوب اجمیر گردید
و کجی متواتر محاذی فرار فایض لاناوار نزول فرموده امتداد از روح
چون فتوح حضرت خواجه قریب سره نموده بلشکر مکتوم کرد که با اتفاق امر حاکم قلعه
نموده موجب تقسیم نمایند درین اثنای گدا و هر که سزاوار اهل قلع بود با فوجی
را چپوتان نامی جنگ برآمده و از حدود افواج محمودی تاب نیاورد و قلعه
درآمده و تا چهار روز معرکه قتال جدال گرم بود و در پنجم گدا و هر با تمام
خود بر جنگ برآمد در جنگ مغلوب گشته شد و جمعی از سپاهیان محمودی با
گریخته ها مخلوط گردیده بدر و از در آمدند و فتح قلعه نصیب گشت و در

سلطان محمود غلی اجمیر
اوراجمیر کو فتح کر کے
در گاہ میں مسجد بنوائی
اور در گاہ حضرت خواجه
صاحب کے مجاور و کنگو
ساتھ انعام اور ملحقہ
کے خوش کیا

ہر کوچہ از گشتہ را چپوتان بشتہ پدید آمد و سلطان محمودی غلی مراسم
شکر الہی بتقدیر رسانیدہ شرف طواف آن بزرگوار در دنیا و مسجد عالی طرح
انداخته خواجه نعمت اللہ را سیف خان خطاب داده حکومت انجا بوس
تفویض نمود و مجاوران آن بقعه شریفہ را با انعام و وظیفہ خوش دل
ساختہ بصوب قلعه منڈل گڈہ مراجعت کردہ

مقاله دوازدهم صفحه ۳۷۵

ذکر حضرت سلطان المشايخ خواجه معین الدین
 محمد حسن بنجری المعروف بهشتی قدس سره
 آن شهشاه دو جهان معروف ذات او بیرون زادراک صفت و غسر و ملک
 قبابی تحت و تاج و از خود و از غیر خودی احتیاج و فرق بجز عشق از صدق
 و صفا و از خودی بیگانه با حق هشاه کرد مرغ عشقش از کمال و بیفیه
 افلاک و در زیر بال و اختر برج پهلیم نزل گوهر درج کمال بجدل و آن
 معین الدین ملت بی نظیر و فارغ از دنیا بملک بنامیر و سلطان سر بر سر
 خواجه رستین معین الدین پیشوای مشایخ هندست تولا و در بلده سجت
 بوده نشو و نما و فراسان یافته پدر او خواجه عینک الدین حسن بنایت
 فلاح آراسته بود و به نهایت صلاح پیراسته چون وفات یافت خواجه
 معین الدین محمد پانزده ساله بود باغی و آسپای بیدن دشت و در آن
 موضع مجد دی بود مشهور با برهم قندوزی روزی گذارش بدان باغ
 افتاد و خواجه معین الدین محمد و رخسان را آید سیداد اما چون پیشش رسید
 افتاد و دید و دستش به سید و در زیر درختی نشاند و خسته انگوشش گذاشت
 و بدو زانوی ادب و مقابل نشست ابراهیم برکنده کناره از بنبل کشیده
 و بدندان خود فکایده و در دهن خود انداخت بجز و خوردن برکنده کناره
 نوری در باطن او لایع گشت و دلش از خانه و ملک سرخند و بهر ایف
 و بدر و ایشان داده مسافر گشت و مدتی در سر قند و بنادر حفظ قرآن و کسب
 علوم ظاهری مشغول گردید و از انجا به از تکمیل بجانب عراق توبه نمود و چون
 بقصبه مارون که در نوای نیشاپورست رسید و شیخ عثمان مارونی را که از
 کبار وقت بود و دیده مرید او شد و دو سال نیم در خدمت او بجا به در خدمت
 نفس شتغال نمود و این شیخ عثمان مارونی مرید صاحبی شریف زندنی است
 و وی مرید خواجه مود و بهشتی و وی مرید خواجه ناصر الدین بهشتی و وی مرید

یوسف چشتی و دوی مرید خواجه ناصر الدین ابو محمد چشتی و دوی مرید خواجه ناصر الدین
 احمد چشتی و دوی مرید خواجه سحری شامی المعروف چشتی و دوی مرید خواجه ممتاز
 وینوری و دوی مرید خواجه خیر بصری و دوی مرید خواجه حدیقه مرعشی و دوی مرید
 سلطان ابراهیم ادهم و دوی مرید خواجه فضیل فیاض و دوی مرید خواجه حبیب
 نجفی و دوی مرید خواجه حسن بصری و دوی مرید امیر المومنین امام المقتدر
 علی ابن اسطالب علیه الصلوٰۃ والسلام و دوی مرید حضرت خواجه کاشانی
 صلی الله علیه وسلم و چشتی و صنفی است از مواضع هرات القصه خواجه معین الدین
 محمد از شیخ عثمان بارونی خرقة خلافت دریافتند و روانه بغداد شدند و در آنجا
 راه بقصبة بخارا رسید و در آن زمان شیخ نجم الدین کبری بقصبة جبل پور
 رفته بود و این جبل جامعیت پرفیض و هوایش در غایت اعتدال و تحت کوه
 جودی واقع شده و کشتی حضرت نوح در آنجا قرار گرفته و از بنیاد و سقف روزه
 راه است و شیخ نجمی الدین عبد القادر قدس سره از آنجا است و خواجه معین الدین
 او را ندیده از تصبیه بخارا بگذشت و بنیاد و رفت و شیخ ابو عبد الدین کرمانی
 که در ابتدای سلوک بود او را ندیده منعقد گشت و خرقة خلافت از آنحضرت
 یافت و شیخ الشیوخ شیخ شهاب الدین عمر سهروردی نیز در مسیر حال صحبت
 خواجه معین الدین چشتی رسیده از دو کسبیه نوصات نمود و بعد از چند گاه از
 آنجا بدهان آمد و شیخ یوسف جهرانی را متوجه تبریز گشت و شیخ ابوسعید
 تبریزی را که پیر شیخ جلال تبریزی بود در یافتند و صحبتها داشت و شیخ نظام الدین
 اولیا منقول است که شیخ ابوسعید تبریزی شنید بود که مفقود مرید کامل مثل شیخ
 جلال الدین تبریزی میداشت شیخ فزیه الدین گنج فکر از خواجه قطب الدین
 مختار نقل میکنند که خواجه معین الدین محمد چشتی را در ابتدای حال
 عجیب ریاضتی و مجاهده بود که بعد از هفت روز روزه نمانی که در مقدار
 پنج شقال نبود می و آب تر ساخته افطار میفرمود و شیخ نظام الدین اولیا

نقل کرده که پوشش خواجہ معین الدین چشتی دوتالی بود اگر بجائی پاره شده
 بخیه نزدی و اگر غفلت بند پاره شده از پارچه های پاک از هر نوعیکه یافتی بدان
 پیوند کردی و چون باصفهان رسید شیخ محمد مصطفائی اورا دریافت
 و صحبتها داشت و خواجہ قطب الدین بختیار کاکی که در آنوقت در صفهان
 بود میخواست مرید شیخ مصطفائی شود لیکن چون خواجہ معین الدین محمد چشتی
 را دید فسخ عنایت نموده مرید خواجہ شد و خواجہ آن دوتالی را بخواجہ قطب الدین
 از زانی فرموده همان دوتالی بود که خواجہ قطب الدین در وقت وفات
 بشیخ فرید الدین گنجشکر عنایت فرمود و ابوشیخ نظام الدین اولیایطاکر در
 ابوشیخ نصیر الدین چراغ دہلی محرمت نمود و چون خواجہ بخرقان آمد دو
 سال آنحضرت مانده از آنجا باستر آباد رفت و صحبت بشیخ ناصر الدین استرآبادی
 شریف شد و ابوشیخ عظیم القدر بود و صد و بیست و هفت سال عمر داشت
 و حضرت شیخ ناصر الدین استرآبادی بدو واسطه پیوند محبت سلطان القادر
 شیخ طیفور شیخ بایزید سلطانی داشت پس خواجہ مدتی در صحبت او بود و
 کسب فیوض لا تعد و لا تحصى نموده متوجه ہری شد و بنا بر آنکه خواجہ را عادت
 بود کہ در یک موضع کم قرار گرفتی روز ما در سیہ پو و شہباز در اکثر اوقات
 در بقعہ خواجہ عبداللہ انصاری می نشست و زیادہ از یکہ رویش ملازم نمونی
 اغلب نماز فجر را بوضوی غشا ادا میکرد و چون در سیرات شہدت یافتہ مردم
 براو هجوم آوردند از آنجا بسیر داشتند و در آنجا حاکمی بود کہ یادگار محمد
 داشت بہد مزاج و فاسق و در دفع غلو داشت کہ امانت احوالکے وہ ہر کس
 کہ ابابکر و عثمان و عمر نام بودی ایذا ی بسیار ساینیدی و صد تفسیح
 شدی و این یادگار محمد در حوالی شہر باغی طرح انداختہ بود و در وقت
 عرضی در نہایت صفاء و لطافت پرداختہ خواجہ از گرداہ بلان باغ رفت
 کہ در حوض فرد آمد و غسل کردہ دو گانہ بہر رنگانہ بجا آوردہ تہلکات قرآن

محمد یا و گار سبز دارین حاکم
 تہ حضرت خواجہ معین الدین
 چشتی رضی اللہ عنہ کی کتبت
 است تمام کارخانہ چگونہ
 تجدد اجیت مار کیا اور
 و اہلخانہ حق سے ہو گئے

مشغول شد و قضا را بدران روز آواز افتاد که یا دگار محمد باغ می برد
 که رفیق شیخ بود و تیریده گفت بر خیز تا ازین باغ بیرون رویم شیخ نظر
 او را دیده تبسم کرد گفت اگر میل داری بر خیز و زیر فلان دخت بنشین و
 درویش سبعت بر خاست و از اینجا رفته بنشست درین اثنا فرشتان
 در رسیدند و قالیچه یا دگار محمد را بر کنار حوض در پیشو شیخ گسترده و از
 وصلابت شیخ نتوانستند گفت از اینجا بر خیز تا گاه یا دگار محمد رسید شیخ در آن
 مکان دیده بانگ بر خیزد تگاران زد که این درویش را چرا از اینجا اند
 چون شیخ سر بالا کرده درویش نگریست در لحظه لرزه بر اندام یا دگار محمد
 افتاده از پا درآمد و بیوش گشت و متعلقان باو آمثال می نمودند سر
 بر زمین نهادند و التماس شفاعت کردند شیخ آن درویش کرد پای دخت
 نشسته اندیشه تمام داشت طلب بود و گفت که قدری آب برین حوض
 بگیر و بسیم استر گفته بر روی زن درویش همچنان کرد یا دگار محمد بیوش
 آمده سر بپای درویش گذاشت و گفت یا شیخ اجمع منیات گذشتم و
 توبه انصوح کردم تقصیر من بخش شیخ بدست لطف بزرگداشت و
 مهربانی نموده گفت که دعوی محبت خاندان عظیم ایشان رسالت کرد
 و پیروی ایشان نمودن منی ندارد و نگاه مناقب میهد بدی بر وجه یا
 فرمود یا دگار محمد و همراهانش زار زار گریه حمله تا شب شد بیت آنچه
 زرمیشود از پیر تو آن قاب بیا به کیمیا هست که در صحبت درویش
 بعد یا دگار محمد وضو ساخته دو گانه شکرانه گزارد و دست او را بآنحضرت
 داده بشرف بیت مشرف گشت و اموال خود را از نقد و جنس تذکره
 بنظر خواجه و آورد و خواجه قبول آن نموده گفت هر چه از من و غصب غلم
 گرفته بدین رسان تا فردا قیامت کسی منت نگیرد یا دگار محمد بفرموده شیخ
 عمل نموده آنچه از مال باقی ماند فقرا و مساکین بخشید و غلامان از او گردانید

و زن عقیدتی را نیز طلاق داد و همراه خواجهر شد تا حصار شالفت و چون
 از بهار و اصلان گذشت بود خواجهر آمد و جماعت رجوع کرد و در اینجا گاه شد
 نور و بلخ لشکر لایق برده و در مقام معالی فرجام شیخ احمد و پیچند گاهی
 اقامت نمود و آن سر قاضی بود که او را مولانا ضیاء الدین حکیم میگفتند
 و در جمیع علوم فلسفه و طب نام داشت و علم تصوف و اعتقاد و بندگی داشت و
 بشاگردان خود یکصد و بیست نفر داشت و در آن مکان بسیار عیال و عیال
 بزرگان آمدند و در یکی از دیات حوالی بلخ مدرسه و باغ خوب داشت و
 در سن هشت میگفت و خواجهر حسین الدین خوشی را عادت بود که همواره در
 بستیه و کمالی و کمالی با او میسر داشت تا وقتی که گذشت و
 از آبادانی دوران شکاری کرده از تو سبب شایان گذشتن آنجا و چون
 بیان موضع افتاد مولانا ضیاء الدین حکیم میبود و در آن روز گفتی که بتریز
 و بیرون رفتی و در آمد و بخادم اشارت کرد که آب کند و خود را بیاورد و در آن
 است و درین اثنا تقریبی مولانا ضیاء الدین حکیم بدینجا رسید و چون در آن
 بنام مشغول است و خادمی که با او میگفت و چندان ترافعت نمود که خواجهر را
 فارغ شد انگاه سلام کرده نشست این خادم که پیشش آورده خواجهر
 بسم الله کرده و رانی از آن کفنگار جدا کرده پیش مولانا گذشت و از آن
 دیگر پاره گوشت خود تناول نمود چون از آن کباب پخته برداشت و بجا برد
 رنگ علوم فلسفه از سینه او زده و ده گشت و در پیش گردید خواجهر
 از پس خورده خود و در پیش نهاد تا بحال آمد حاصل انگاه مولانا ضیاء الدین
 حکیم تمام کتب را در آید اخذ با اتفاق شاکردان و در سلک مریدان شمرده گشت
 و چون شربت خواجهر در آن دیار از گذشت مردم شروع در هجوم کردند مولانا
 ضیاء الدین را خرقة داده و بهایان داشت و خود بغزین آمده شمس الدین
 عبدالواحد را که پیش شیخ نظام الدین ابوالموید و فقیه بلاهت از آنجا آمد

تشریف آورد و چون از دحام خاص و عام از حد گذشت و آن بزرگواران
متنفر بود هر آینه از اینجا نیز متوجه بلده اجیر شدند و هم ماه محرم سنه ۱۰۶۰
و ستین و خستایه و صول بر آن خطه انداخت و سید السادات سید
حسین مشهدی المشهور به خنگ سوار که شیعہ مذہب بود و بصلاح تقوی آن
در سلک اولیاء اللہ انتظام داشت و سلطان قطب الدین ایکب و
داروغه آن ساخته بود و قدوم شیخ را با عزت و اکرام تلقی فرمود و چون
تصوف اصطلاحات صوفیه بهره تمام داشت صحبت خواجہ را نعمت
شکرت رانته اکثر اوقات بمجلس شریف حاضر میشد و بسیاری از کفار
اجیر بیکات انفس آن بی طرفیت بشرف ایمان مشرف گشتند و آنامیک
ایمان را در دوحسین و اجیر را در دل جای داده پیوسته فتوح بی در
بحضرت اوسیف ستادند و خواجہ در مجلس الدین دو مرتبہ بیت و در آن
مرید خود قطب الدین بختیار کاکی بدلی تشریف برد اما در کثرت و دم که از
دلی مزاجت کرد و او را تامل واقع نموده و شرح آن چنین است که سید و طایفه
تجدید شدیدی داروغه اجیر بود و خرمی داشت در کمال حسن و خلعت و چون
بد بلوغ رسیده بود و بخوست که او را بیکایکی از دو دمان بزرگ بر آورد
در تعیین آن مترود بود تا آنکه شبی امام بنام جعفر صادق علیه الصلوٰۃ و السلام
را در خواب دید که بدو میفرماید که ای فرزند وجه الدین اشارت حضرت
رسالت پناه محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بر آن است که این صوفی را آینه
معین الدین چشتی بسیاری بجهالان کج او در آوری که او از اولیاء اللہ
الہی و مجبان غافلان رسالت شینی است و چون پدید وجه الدین از
بنو اجمہ معلوم نمود و خبر چه گفت بفرمود تا فرسیده و اما چون اشارت حضرت
رسالت است و امام بنام عیسیٰ اطاعت چاره ندارم پس بآیتنای شریف
مصطفوی آن عقیقه را جفت خویشین ساخت چنانچه از فرزندان شریف

و بعد از تأمل هفت سال در ششم ماه رجب سنه ثلث و ستمائة از قید حسابی
 بالکلید راسته بمالمدس پیوست غرض که مدت عمرش بنود و هفت سال
 رسیده بود از وفات او جمیع بادشاهان نذر بر وضو و فرستاده تبرک
 می جستند خصوص بملال الدین محمد اکبر پادشاه غازی که او پیش از دیگران
 اعتقاد یافت و حضرت داشت و در ایام بادشاهی خود چنانکه گذشت در اکثر سنوا
 پیاده یا بجهیز رفت و زیارت او سید حسین مشهدی المشهور بجنگ سوار در نیات
 و در تالیخ حاجی محمد قندهاری مسطور است که پیر خواجه معین الدین چشتی یعنی
 شیخ حضرت عثمان مارونی در عتدس الدین چون مرید او بود و تعلیم
 نمیکشید قیقه فرو گزین داشت و در آن مدت خواجه معین الدین محمد چشتی در تبر
 که در طعن داشت و درین صورت هیچ معلوم نشد که میان ایشان درین دوستان
 ملاقات شده یا نه و از شیخ عثمان مارونی خوارق عادت بسیار نشان میداد
 و از اجمله یکی اینست که چون خواجه معین الدین چشتی از ورخصت گرفته
 متوجه سیر نمود اگر چه شیخ عثمان مارونی از مفارقت او بیتا گشته و در
 طلب او از مقام خویش سفر اختیار کرد و در آن سفر مقیم رسید که خان
 آسماکن بودند و آتشکده داشتند و هر روز صد خردار میزد و در آن خشت
 و شیخ عثمان مارونی در آن نزدیکی زید و زنی نزول کرده خادم خود
 فخر الدین نام را فرمود که بیت اطفال را از میان سازد و در خانه م چون بر
 آتش نزدیک همان رفت آتش ندادند خادم برگشته بمحدمت حقیقت
 حال عرض نمود شیخ متوجه آتشکده شد و نماز نام معنی پیر را دید که گفت
 ساله در آغوش کن آتش استاده بود پس بدو گفت که این آتش را که تشریف لیکه تو س
 مبحث آبی معدوم میگردد و چرا می پستی خدا میز که خالق آتش است باید
 پستی منع جواب داد که در کیش آتش را و بدو است عظیم چانه پستی شیخ
 گفت چندین سال است این آتش را بعد از آن می پستی میتوانی که دست

خواجه عثمان مارونی رضی
 عنه بعد از کونا بر ملاقات
 حضرت خواجه معین الدین
 چشتی رضی الله عنه جبه
 تشریف لیکه تو س
 نماز الدین آنکه س

تبه

و پادوران اندازی داد و نسوزد منع جوانیاد که کار و صفت او شستن
 و گزایارای آن باشد که نزد یک برود و بیت اگر چه سال گزیر آتش
 فروزد و چون یکم اندران افتد بسوزد + القصه شیخ این بنشیند بسرا
 بست و حلالک از کنار او در بوده بسوی آتش دوید و لبم الله گفته آید
 قلنا یا نار کونی بردا و نسک ما علی ابن ابراهیم خوانده با آتش
 در آمد و از آتش این خبر سه چهار هزار منع بر آتشکده آمده فریاد و فغا
 برداشتند شیخ بعد از چهار ساعت بخونی مع آن طفل از میان آن آتش
 سلامت برآمد چنانکه آتشی به جامه ایشان هم نرسیده بود بعد از منان
 نوح فوج طفل را بر سرشته می پرسیدند که در اینجا چه حال داشتی و
 میگفت خوش و خورم در قدم شیخ تفرج گل و گلزار می بودم آخرش
 نشان سر بر قدم شیخ نهاده یکی سلمان شدند و شیخ در ایشان غنا
 عباد الله و طفل را ابراهیم نام کرده منظور نظر تربیت ساخت تا برود
 از جمله اولیا شدند +

کتاب منتخب التواریخ

یہ کتاب ضعف نے صرف اس مراد سے تصنیف کی ہے کہ جہاں تک ہو سکے حضرت جلال
 محمد اکبر بادشاہ، فیضی اور ابو الفضل وغیرہ وزرائی و صاحبان باوشاہی کے کانوں کا ہر طرح
 نہ کر دیا جاوے یا کوئی کام اٹھا کتاب دیکھنے والے کو اچانک معلوم ہوا اور کچھ نہ کچھ نقص و
 عیب انکے ذمہ لگھاوے۔ اس حال سے محققین سخن شناس بخوبی واقف ہیں ناظرین
 منصف کی طرف خداری اور بادشاہ و امراء و وزرا و شاہینان فقہور و قاضی القضاۃ و صدر اعظم
 پر الزام لگانے و طرز تحریر بدلنے کو خیال فرماوین کہ کس طرح اصلی حال سے گریز کی ہے اور
 کیونکر اصل حال چھپایا ہے علاوہ اسکے ایک صاف بات کو کس طرح لکھا ہے یعنی خادم
 صاحبوں کا حق کہا جانے اور انکے دعویٰ کر نیکا حال لکھنے کی جگہ صرف ہتھ دیکھ دیا کہ
 (سوانح دیگر ان علاوہ انراشدر) مگر واقف کار انکی مخالفت سے بخوبی واقف ہیں ہرگز
 و سو کہ نہیں کہا سکتے دیکھو۔ والے آپ جان لیو گئے مگر تاہم اس کتاب سے اتنی باتیں بخوبی ظاہر ہوتی
 ہیں۔ حضرت محمد اکبر بادشاہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رضا اشد عند سے نہایت معتقد
 تھے۔ کئی بار پیادہ پا زیارت کے واسطے آئے۔ لاکھوں روپیہ درگاہ خواجہ صاحب میں چڑھا
 جب آئے خادم صاحبان خواجہ صاحب کو نذر نیاز دی۔ شاہزادہ و انینال شیخ دایا ال صاحب
 مہار درگاہ کے گہرا ہمیں تولد ہوا بنگالہ سے نقارہ کی جوڑی لاکر درگاہ میں چڑھائی۔
 عبادت خانہ جو فقور سیکری میں بنوایا تھا اور اس میں تمام جگہ کے عالم اور ہر فرقہ کے سرگرو
 موجود رہ کر بحث علمی و مذہبی کرتے تھے اس مجمع میں خادم صاحبان درگاہ خواجہ صاحب بھی شامل
 رہتے تھے شیخ حسین نے جو دیوان حال کے مورث تھے اکبر بادشاہ کے روبرو خواجہ صاحب
 کی اولاد ہوشیار دعویٰ کیا اسکی تحقیقات ہو کر دعویٰ خارج ہوا۔ لوگوں نے حسب صلاح مشایخ
 فقہور سیکری کے گواہی دی کہ یہ اولاد خواجہ صاحب کی نہیں ہیں۔ قاضی القضاۃ اور
 صدر اعظم نے حاضر لکھ دیا کہ یہ اولاد خواجہ صاحب کی نہیں۔ شیخ حسین بکر کے قلم میں قید کے لئے لکھے

اکبر بادشاہ کی والدہ نے شیخ حسین کی سفارش کی مگر سفارش قبول نہ ہوئی۔ صنف کتاب
درگاہ خواجہ صاحب کے متولی مقرر ہونے کی نہایت ارزو مند تھے۔

تہا اصل کتاب منتخب التواریخ مطبوعہ نئی دہلی لکھنؤ صاحب ترجمہ ضلک اردو حضرت

صفحہ ۱۴۷

تاریخ ہشتم جمیع الاول ۱۱۹۹ تسع وستین و تسعمائے بعزم زیارت مرقہ تبرک
قطب الملک و ادلیا خواجہ حسین الدین چشتی قدس اللہ سرہ العزیز متوجہ شدند و
الطاعات و خیرات بجا و ران اسجاد اند۔

صفحہ ۱۴۸

بجہت ایسا کنڈر آنراہ پایادہ ملی کردہ تاریخ یکشنبہ ہفتم ماہ رمضان
باجمیر رسیدہ زیارت مزار تبرک فاکھن لاناوار حضرت خواجہ حسین الدین
چشتی قدس اللہ سرہ العزیز نمودہ و در صدقات و مبرات و خیرات افزودہ
عبادہ روز پائے در رکاب دولت آوردند۔

صفحہ ۱۴۹

و نیزہ جرمیدہ بایلقارہ زیارت غار فاکھن لاناوار حضرت خواجہ جمیری عازم شدند

صفحہ ۱۵۰

اور عزیمت دوازدہم شہر شبان بموجب نذری کہ بجہت شکرانہ طلوع طالع یکرب
اقبال فرمودہ بودند از اگرہ پایادہ پایبجان باجمیر روان شدند و ہر روز
شش ہفت کردہ راہ ملی میکردند و بعد از اتمام مراسم زیارت مرحمت نمودہ و
رفشان المبارک ظاہر و ملی را معسر ساختند و چند روز زیارت اولیا اللہ
پرداختہ و از آب حوض گذشتہ شکاراگلان بدار الحلافت نزول فرمودند۔

صفحہ ۱۵۱

صفحه ۲۶۲

میسون بیع الاخر کو بی
پوری کیلئے اجیر کا ارادہ
کیا اور وہ ان کی تعلیم
کلی اور میرون نے حکم
دیا کہ بی بی بڑی چار تین
جو این جمعہ کے روز چوبی
مجاوی الاخر کو وہاں
کوچ کر کے بارہ روز کے
غرضین ناگوین پہونچا

و بتاریخ بستم ربیع الآخر سال از فتح پور از آنکہ دوازده روز توقف
نموده بودند از برای ایستادن و متوجه باجمیر شدند و در آن خطه
طرح انداخته و عمارت عالیہ بامر اعظام حاکم شد و در جمیع جہلم جمیعہ الاخر
از آنجا کوچ نموده و در عرض دوازده روز بہ بلکہ ناگوین رسیدند +

صفحه ۱۷۷

و از راه حصار فیروزہ باز متوجه حضرت اجمیر گشتند و از آنجا بکوچ
متواتر بفتح پور منزل واقع شد +

صفحه ۱۷۹

میسون ماہ صفر کو از ہجرت
کوچ کیا بندہ میسون بیع الاخر
اجیرین پہونچا اور حضرت
خواجہ حسین الدین شیخ
علیہ کے مراد بیا رنگ کی زیارت
سے مشرف ہوا و دیگر روز
میر حسین خٹک سواکی
زیارت کو گیا اسی روز
میر محمد خان سلطان کو مع
دو ہزار سوار کے بطور
کے آگے کو روانہ کیا پھر
سے متواتر کوچ کر تا ہوا
نوبین مجاوی الاخر کو ناگوین
پہونچا اجمیر میں دوسرے
مجاوی الاخر کو شیخ دین
نامی ایک مجاہد کے مکان تک
شاہزادہ پیدار ہوا اکبر کو
ناگوین سے دو منزل دور
موجود تھا یہی بہت خوش
ہو کر اسے شاہزادہ کا نام
پہی ایتھال رکھا +

و بتاریخ بستم صفر از پای تخت نہشت فرمودند و در پانزدہم شہر ربیع
الحدیدہ اجمیر مقرب کو بسلطنت گشت و بہ زیارت روضہ قدسیہ سرد فتر سلسلہ
حشمتہ حضرت معینہ قدس سرہ شد و اسرار ہم روز دیگر لطواف میرزا امیر
سید حسین خٹک دوا کر کے این بیت در شان ایشان گفتند اندامیت شکر
اللہ کہ بدل تافہ انوار علی + رحمتین بن علی ابن حسین بن علی + و بالاک
کوہ متوجہ شد و میر محمد کلان را بادہ ہزار سوار بہم بر اول جتیر روانہ
گرداشتند و بکوچ متواتر در نہم ماہ جماد الاول ناگوین رسیدند و در شب چہار
دوم ماہ مجاوی الاخر کو در اجمیر بنجا نہ شیخ و انیال نام مجاوری صالح تولد
شہزادہ صاحب قبال و انیال واقع شدہ و این شترہ در و منتری ناگوین
بشاہنشاہ رسید و بتقریب شیخ و انیال مذکور این نام نہادند +

صفحه ۱۸۰

و در یکشنبہ تاریخی بستم ربیع الثانی بر بنیتان تیز رفتار باو کو دار
راشدہ براہ لیا و تودہ روان شدند و صد کردہ راہ و در دو روز نمودند
ششم آٹماہ در اجمیر بزم استبرک فائض الانوار علی ساکنہ اسلام من شد لہما
رسیدہ و شرف زیارت آن مرقد مقدس دریافتہ آخر مہینہ روز رومی براہ نہادند

صفحه ۱۸۹

و کارزاری رفت که او و از فرون و عصلیه یا و گارماند و شاهنشاهی بر اول را
آبپای دیده و سوزن یا معین که در آن زمان و در زبان بود انداخته گران
گشتند و صفای ابریشان ساخته زیر و زیر گردانیدند +

صفحه ۱۹۰

و موسم جمیاتیانی با جمیر رسیدند +

صفحه ۱۹۱

و شانزدهم شوال ای سال بحجت آمد و بشیر خیزنگاه عازم زیارت جمیر شدند و در موضع اتر
که چهار که وی فخریست خدمت ایشادیناهی ولایت و تنگای خواجه عبد الشیخ میفرخواست
احراق بر سر آمدند سره بحجت اعلیٰ از شرف الدین حسین آید شفاعت نمود و دید
تولقات و اگر چه در رسم تعظیم و تکریم و لوازم اکرام و احترام فرو گذشتی و اقلی و افاضات
هم نماند اما بخشش باقی بود و کوفته خاطر و دوا نمودند و از هفت کوهی جمیر سیاه و تکریم
و دوازدهم ذیقعد و بنیات متبیر گشتند و در هفدهم ایماه تحولی قناب با نایاب
نیز اعظم نور بخش عالم است و برج محل واقع شد + جرم خوشایه چو از جوت در آید محل +
شعبه فرزند او هم شب را اعلیٰ و بموجب تعظیم این روز که به سال عید است بعیش و خرمی
میگذرانید پستوسا بخت خن عالی ترتیب داده مقدار یک لک و پیم بهر صنفی از
حضار مجلس بخشیدند و در پست و سییم ماه ذیقعد از شیر جمیر که مبلده طیبه و رب غف
در شان آن واقع است نهفت نموده و در پاکت تحیت رسیده +

صفحه ۱۹۲

بایست بر آن این بود که چون بر سال از غایت اعتقاد و رفیق با جمیر لازم ساخته
بودند بنابر آن از اگر چه تا بالمقصد در بر منزل محلی تعمیر فرموده بودند و در
برگرمی یک مناره و چاهی ساختند و چند هزار شاخ آهوک در مدت عمر سکا کرده
بر سر مناره گرفتند تا با دگاری در عالم بماند و مثل شاخ تاریخ یافتند +

در کمال کینه و انتقام
جمیر کاسان نام کوهی است
که در آنجا جمیر و
محل تکیه را دارد و بر کوه
یک مناره و چاه و در
برگرمی یک مناره و چاهی
ساختند و چند هزار شاخ
آهوک در مدت عمر سکا کرده
بر سر مناره گرفتند تا با
دگاری در عالم بماند و مثل
شاخ تاریخ یافتند +

صفحہ ۱۹

بادشاہ کے نفع کے لئے مثل
شاخ انکی تار بجھ ہوئی +

دراوایل شعبان المعظم از دہلی متوجہ پٹنہ گئے و در منزل انور حسین قلی خان خانجی
تہنیت آمد و خان اعظم بابا خاں از احمد آباد رسید و در اکل مضان المبارک بہفت
کرد ہی جمیر سیدہ بدستور باقی پیادہ ہرگز نشافتنہ یک جفت نقارہ داد و کہ نہ
نقار خانہ حضرت معین قدس اللہ سرہ العزیز کردہ بود و نگہ را ایندند و ہر روز
معبود در آن روضہ مقدسہ بہ صحبت یاسر اللہ و علما و صلحا و مجلس سماع صفا
منقذت و اہل غنہ و سادہ ہر کدام در وادی خویش بہتہا بود ناخن ہر گز دل
زد و با نر آباد از خرمین میخراشیدند و در ہم دینار چون قطرات مطارد بارش بود +

صفحہ ۲۰۰

بہار مزاجت از سفر جمیر در ماہ ذیقعد ۹۸۲ شعی و ثمانین و تسعمانہ عباد
شکبہ چارایوان نزدیک بنانقاہ جدید فتح پور واقع شد +

صفحہ ۲۰۰ و ۲۰۱

۹۸۳ ہجری بمقدور بہشتاد و سہ عمارت عبادت خانہ اتمام یافت و نشاۃ التیمار این آن
بود کہ چون درین چند سال فتوحات عظیمہ غریبہ پی در پی روی نمود و
دائرہ مملکت روز بروز وسعت پیدا کرد و کار نامہ رونق و ترقی و فلاح
در جہان نامزد و نامانی بفقرا و مجاوران بہمان نفع نشان حضرت معین قدس اللہ
سرہ ہم رسانیدہ اکثر اوقات مباحثہ قال اللہ و قال الرسول الی کل گذشت و سخنان
قصوت و تذکرہ علمی و تحقیقی مسائل حکمی و فقہی و غیر آن حضرت پیش شبہا بزرگ خدا عز و جل
مشغول بہم یا ہوا یا ہدی کہ ملحق بآن شدہ بود دریافت و تعلیم منہم حقیقی و در دل
قرار گرفت بچہت آدہ شکرانہ بعضی از ان ہجرت بطریق نیاریدی و در درندہ
تہنایرتختہ سنگ از حجرہ کہنہ کہ در جوار ہر محلہا بادشاہی از آبادانی یکہ انشاؤ
بود نشستہ بر آقبہ مشغول میشد و فیض سحر یا میردندہ

صفحہ ۲۰۱

حضرت را کہ بادشاہ کی ملاقات
ساتہ مجاوران بہمان حفت
خواجہ مہین الدین جوہری فاضل
عہ کی ہونگی بہی اسواسطے
اکثر اوقات عبادت تہنہ
میر حاجت قال اللہ و قال الرسول
کی رہتی ہی +

و هر شب جمعه طائفه سادات و مشایخ و علما و امرای راجه قاری میفرمودند و چون بزرگترین تقدیم و تاخیر ازین جماعه ظاهر شد مقررها ساختند که امر انجیا شرقی و سادات و در غربی و علما و جنوبی و مشایخ و رشتای بنشیند و نمودن نوبت بنوبت و در آن صفوف آمده و صحبت بآن جماعت داشته تحقیق مقاصد مینمودند و انواع خوشنودی بکار میبردند و زربشها بابل آفتاق که بوسیله مقربان و رانجها میتوانستند رسید و از خورمیت و قابلیت می بخشیدند +

صفحه ۲۱۰

و در بهفهم و یقین این سال سفر اجیر واقع شد و از یکینتری بدستور معرجه پیاده رفته زیارت مزار متبرکه که نمودند و در نیم این ماه تمویل حمل واقع شد +

صفحه ۲۱۱

و بهم در اجیر خبر آمد که خانبهان چون بگری رسیده با فغانان و او و جنکی عظیم کرده فتح نمود و اداتل محرم المکرم شده اربع و ثمانین تسماته مانده و در بهگو انداس را و او و رون روضه حضرت معینیه علی کاهنا آیتیه برده و خلوت ساخته و اعتقاد نموده و خلعت بهپ با سائر لوازم بخشیده و خست بجان و از الحرب کوکنده و کوشه لیکر که تعلق برانگنگا داشت فرمودند +

صفحه ۲۱۵

نست و سیوم مبارکی النانی متوجه اجیر شدند و ششم ماه رجب که روز عرس خواجه قدس الله سره الغزیه باشد با نجا رسید +

صفحه ۲۲۰ و ۲۲۱

و در غره رجب از کشتی بجزر آمده در کشتی برکه عبارت از بادپایی مامون نور و بات سوار گشته +

صفحه ۲۲۳

و درین سال شاهزاده و انیال اباشیخ سیفی که نسبت اخوندی داشت و شیخ

جمال بنخیر و جمعی از نزد یکان با جمیع فرستادند و مبلغ بست و پنجاه هزار
بجبت فقر و آن دیار دادند +

صفحه ۲۷۵

و در روز شرف آفتاب خطاب بصد رحمان بی آنکه کسی بعرض رساند کرد
فرمودند که اگر فلانی را بتولیت روضه منوره حضرت خواجہ اجیری که متولی
ندارد منسوب سازیم چونت گفت خوبست و نامدت دوسه ماه در خدمت
و بار بار با سید خلاصی ازین سرگردانها تک و دو بسیار نمودم و فضل چند وجه
العرض هم نوشتم و موقوف بر جواب مانده بود +

صفحه ۲۷۵

و در شب مبلغ رمضان المبارک این سال چون صدر جهان بعرض رسانید که
در باب خست فلانی چه حکم میشود فرمودند اینجا کار دارد و گاهی گاهی باد
قدیمی میفرمایم دیگر بر اید اسانید و علم حق سبحانه و تعالی و ابرار و تلوغ خانه
باین معنی اتفاق نگرفت مندانم که مصلحت درین در بدر و سنگ کسی نمودن چه باشد

صفحه ایضا

سقار این احوال روزی شیخ ابوالفضل جعفر زعفر فرمودند که اگر چه
از فلانی خدمت اجیری هم خوب است آید اما چون چیز را اما و ترجمه میفرمایم
بسیار خوبه خاطر خواه مانی نویسد نمیخواهم که از اجداد باشد +

صفحه ۳۰۸

شیخ حسین

شهرت چنان دارد که از بنایر و حضرت قطب المشرق سلطان الوصلین حضرت
خواجہ معین الدین شیخ بنوری است قدس روحه اما چون پادشاه را در املین
اعتقاد بضررت خواجہ اجیری است با و انکاری است و او معاندان بر او نمواند
ایا شهبور به کشتن حسین
نیردن حضرت خاتم
مکتب
مکتب
مکتب

مشایخ فقهی که ایشان نیز در سبب حال قهر بکتابت سماعی جمیل ملین فرموده اند اسکی اولاد و سبب است از کار
 جزایم اند بر تقی نسبتش او ای شهادت نموده گفتند که از خواجہ عقب نمانده کیا اور لوگوں نے و شایع
 و درین باب صدور و نقصات نیز بموجب زمانه سازی مصرع و لفظ
 الو بخل فی ثنایه محض نوشتند و آن تولیت موردی چندین ساله اولاد و غیره است اس بات
 بدگر آن تفویض یافت و شیخ چون سنگا بی عظیم داشت و در انصوبه بادشاهان
 زندگانی میکرد و سوانح دیگر علاوه آن شد غیرت الوالامری تاب نیاورد و در
 حکم اخراج بجا نب مک معظمه فرمودند تا در سفر بانس و الا خضت گرفت و بنیاد
 حج اسلام نایز گردیده باز آمد روزیکه از فقه برآمده توجه بکابل بر سر محمد حکیم
 روانه شدند شیخ از سفر حجاز آمده ملازمت نمود و شریط اوای که نو نوبه بان
 نو مسلم و نو مریدان نو دولت حالا قرار داده اند از بوقوع غیابا بعد از
 و صفی احوال خطوط پیشانی او منقش بی خلاصی نیز غم خود مشا بده نموده حکم
 حبس و قلع بک فرمودند و چند سال انجا بسر سپردند و نشانه انشی و الفاسی
 مقدان محقق شیخ را حکم طلبان بگرفت و چون همراه بعضی محبوسان مثل شیخ کمال قید کیا والدہ بادشاه
 بیابانی قلاب کشید و کوشش بالاند کو گشت و قاضیان فقهی که سببی شیخ را بر
 پیشانی تاج بارده سال آنجا محبوس بودند و بوسیله میرزا نظام الدین احمد فرما
 بنام ایشان رفته بود آمده کورش نمود و سجده نما کردند و حکم با خلاص ایشان شد
 یافت و چون شیخ میرزا محمد صفی و ساله بود و آداب خدمت ملوک طریق ملازمت
 ایشان هرگز نوزیده و فایز اند بوضع قدیم تعظیمی فی الجمله و تسلیمی نامی کرد و باز
 از ورغیده و ناخوش آمده حکم میرزا فرمودند که فرمان سیصد گیکه زمین مدینه
 و بکیر نوشته او را باز دیگر روانه انجا ساز و بیکم بادشاه والدہ خلیفه الزمانی
 محل و مقام شفاعت داده گفت که پوتم او والدہ پیر فرزت و از و را بجز
 از برای بدین فرزند کباب است چه شود اگر او را خضت و طعن فرمای و هیچ
 معاش از شما میخواه قبول نفرموده گفتند که او سرور را انجا کنی و باز دانی

برای خود و احمی کند و فتوحات نذر و نیاز بسیار پیش از وی آرند و جماعت را
گمراه می سازد و غایتش دالیه خود را از اجیر همین جابلطیف انیمغنی اورنگ است
و شوار تر از روضه کبر بود شبی که صدر جهان بقریب تسلیم تولیت اجیر نیانچه
گذشت جامع انتخاب از نظر گذارید آن هم را که خود یافته بودند به هم زده و ضایع
بنان امر نداده و خدمت نگاه داشتند روز صدر جهان پرسیدند که آن سپهر
بلوچ ساده لوح که عبارت از شیخ حسین باشد کجاست فقیر لایق دانیدم که در
لاهور است و بصد جهان بیالنه گفتم که چون من قابل این سعادت نبوم
باری و راستوای آن بلده محفوظ سازند که حق بر کز قرار یابد از اینجا که شما
هندوستانیان تربیت اینا و جنس نیانده است و هیچگاه از یکدیگر سینه ضایع
نیتند نه در حق من بیچاره سعی وی شکور شد و نه در باب شیخ حسین *

صفحه ۳۱۲

میر عبد اللطیف در نیم رجب سینه نهصد و هشتاد و یک و مسموره جلد
نقصور بدار الله و رخله انتقال نموده بنعم ما دوانی و حورو قصور اتصال
یافته بالای قلعه اجیر در خواج میر سیدین خنگ سوار مد فون گشت *

صفحه ۳۲۸

چون بندگان حضرت قریب شرف آفتاب تقیری نام کسبه را خود بدولت
الی نهایت کسی بر زبان رانده حرت تولیت خطه عالمه اجیر شاعر ذلت کن
تا ظریح تلك الحیام * علی سکا مناهمتی سلام فرموده اند هنوز تسلیم
آرزو دار که اثر این سعادت و تراز قوه بفعل آمد دل از آب گشت و شر و غم
و بوی ناسازگار هر و یار غار ساخته برد الیقینی حاصل شود که خشنا گیتی
چون حسن برف آب مانع چون سرب نمازد و بخت شوریده هر ساعت و هر روز
باین نرانه در فغان است میت ای عجب لسان سیکرت و نشد جانان
ملوک به زمین هوای غصن زمین آبهای ناگوار به همت عالی و توفیق اعلی

درین باب گماشته در آمد و صوری و معنوی گوشت انشاء الله تعالی رفته
 با جمیع ترافقه کشمیر و انسته بعلت اینکه هر دو مکان طیب مرکز دایره قطب
 جنوبی و شمالی است و جهت جامع بلد طیبه و شک غفور و ارو آب
 چشمه جبارو را بنیانچا ایشان در آنجا آب دفن نوش جان میفرمایند نوشیده
 زبان را بزالال شکر دینا منم حقیقی و مجازی دارد

صفحه ۳۲۶ ملک محمود بیارو

بفضائل صوری از علم عربیت و تفسیر حدیث و جزئیات نظم و شعر فارسی
 و کمالات معنوی از صلاح و تقوی و ذوق و نبات ارسته است اصل
 از ملوک دیار بکر است پدر بزرگوار او ملک بیارو نام دارد از نهایت فصاحت
 و بلاغت و دانش و خدات در مجالس شبت آیین بشرف همزبان غلیظه الحجا
 معزز و سپاهی بوده آنحضرت را از خود راضی ساخته از کمال رغبتی که بخدمت
 اهل حق داشت چند گاهی حسب الحکم بام جلیل تولیت روضه متبر که حضرت
 قطب الاولیاء الواصلین خواجه معین الدین سنجری چشتی قدس الله سره
 موفق بامور و منسوب بود

کتاب تنزک جہانگیری

فلاصلہ اس کتاب کا یہ بھی کہ جلال الدین محمد اکبر بادشاہ حضرت خواجہ صاحبِ نہایت اعتقاد کرتے تھے۔ شاہزادہ دانیال کے شیخ دانیال مجاور خواجہ صاحب کے گہر پیدا ہونے کی تصدیق لکھی ہے۔ اور جہانگیر بادشاہ تین برس جمیر میں رہے۔ سوائے غلام صاحبان دہگاہ اور غلام صاحبان دہگاہ کہ غلام ریاض دہگاہ کے دیوان یا اولاد کا کچھ ذکر اوہنوں نے نہیں کیا حالانکہ چوتھی چوتھی باتوں کا ذکر اپنے اہل سے بادشاہ نے تحریر فرمایا ہے۔ ممکن نہیں ہے کہ بادشاہ کے نزدیک اولاد ثابت ہو جاتی اور اولاد کا ذکر نہیں لکھتے۔ اور تین برس بادشاہ کی جمیر میں رہنے کی مدت بھی کم نہیں ہے۔

ترجمہ اردو کتاب تنزک جہانگیری مطبوعہ مطبع نظامی کانیپور ۱۲۱۱ھ
صفحہ ۶

اکبر بادشاہ کو جب تختہ تراز اسات میں غاملوں کی عرضیوں سے معلوم ہوا کہ فتح ملک و کن بے جا ہے وہاں پہنچے حاصل ہوگی ہوا سطلے نیک ساعت میں خود اسطرت متوجہ ہوئے اور صوبہ جمیر کو منظر کیا جہانگیر کی جاگیر میں دیا اور راجہ مان سنگ کو در شاہ قلی محرم اور چند بڑے امیر و فکرو ہر کا شہنشاہ کے کر کے واسطے تنبیہ راناکے اور پور کی طرف روانہ کیا اور غرض بادشاہ اکبر کی ہمراہ نہ لیا میں شہنشاہ کے یہ تھی کہ جو سفر دور و دراز میں اس سلطنت شہزادے و لیچہ سے غالی نہ رہے اور سادانا بھی لشکر شہزادے سے منع ہو جاوے اور راجہ مان سنگ کو ہمراہ شہزادہ کے رخصت کیا۔

صفحہ ۲۵

چہار شنبہ کی رات، حسین تاسخ جمادی الاول کی سن نوسو و اناسی میں ایک اور لڑکا پیدا ہوا جسکا نام دانیال کہا چونکہ ولادت اسکی جمیر میں ہی گہرا ایک مجاور خواجہ بزرگوار کے ہوئی تھی اور نام اس مجاور کا شیخ دانیال تھا اس نسبت اس شہزادہ کا نام دانیال رکھا۔

صفحہ ۲۶

اور صاف اور اخلاق میری باپ کے بیان میں نہیں آسکتے اگر کتا میں انکے حالات اور اخلاق کی بنائی
 جہاں تو یہی بلاشبہ قطع نظر علاقہ فرزند کے اور پدری ہزار سے ایک بیان ہو سکیگا باوجود ان
 اور مال و سامان جاہ و خدمت کے کبھی عاجزی اور نیاز مندی میں اللہ تعالیٰ کے آگے قنوت کیا اور جیہاں
 مخلوق کے جانتے رہے اور کبھی یا الہی سے غافل نہ ہوئے ہر دین اور مذہب کے لوگ انکے سایہ غایت میں
 پرورش پلتے تھے بخلاف اور ولایتوں کے کہ شیعہ سو ایلان اور تہی بخیرند و روم و توران کے
 نہیں آرام پاتا جیسے رحمت الہی عالم اور رب کے شامل ہے کہ ہر گروہ اور مذہب میں ان سے خوش حال
 ہے ہی طرح سایہ الہی کہ چاہیے کہ پر تو ذات رکھتا ہو یہی اسلئے مالک عروسہ میں کہ ہر طرف دریا کو
 سے لاحق ہے مختلفا بن والے اور بیلے عقیدے والے رہتے ہیں کوئی کسی سے تو نہیں کرتا سنی
 شیعہ ایک مسجد میں اور فرنگی اور یہودی ایک کلیہ میں نباوت الہی بجا لاتے ہیں طریق اپنی
 کا مقرر فرمایا تھا اور ہر قوم و مذہب کے نیک و راجے لوگوں سے صحبت اور مجلس فرماتے تھے اور ان
 ہر کسی سے التفات اور عنایت کرتے تھے اکثر ہوتا کہ راتوں کو بیدار رہتے اور دن کو کم سوختہ
 آٹھ پہر میں عادت خواب کی ڈیڑھ پہر سے زیادہ نہ تھی اور رات کے جاگنے کو حاصل عمر کا جانتے
 شجاعت اور ولادری طبیعت اس وجہ میں تھی کہ مست و سرکش ماتیوں پر سوار ہوتے اور بعضی فرنگی
 ماتیوں کو کہ اپنی مادہ کو بھی پاس نہ آتے دیتے تھے اور فیلبان اور اپنی مادہ کو مار ڈالتے تھے
 اپنا مسلح اور فرمان بردار کر لیتے اور جوانی فیلبان کو مار کر چھوٹ کر بھاگتا تو جیل میں کہ وہ لانا
 میری والدہ اور اداخت پہنچ کر اللہ تعالیٰ کی عنایت پر تکیہ فرما کر اس پر سوار ہو جاتا اور بھروسہ کر کے
 اسکو طبع کر لیتے کئی بار یہ حال دیکھا۔

صفحہ ۹۸

منجھون اور اختر شاسون پنج کی رات نیک ساعت واسطے جانے اجیر کے اختیار کی تھی دو گھڑی
 رات گئے دو شنبہ دوسری شنبان کو مطلبی شہر لور کے ساتھ فیروز کی اور اقبال کے بارادہ اجیر
 دار الخلافہ اگرہ سے باہر آیا اور اس غنیمت میں دو چیزیں منظور خاطر تھیں اول زیارت روضہ
 منورہ خواجہ حضرت میں الدین خشتی کہ برکتوں روح تشنگی سے کئی شیشیں عظیم اس و دمان لانا
 پہنچی ہیں اور بعد جلوس کے زیارت مرقد بزرگوار کی میسر نہیں ہوئی تھی ۴

صفحہ ۱۰۰

روز و شب پانچویں شوال مطابق چہترہین آبان کو ساعت داخل ہوا جمعیہ کی قرار پائی تھی صبح کو متوجہ ہوا جب قلعہ و عمارت روضہ حضرت خواجہ بزرگوار ظاہر ہوئی ایک کوس پیادہ چلا اور دو جانب راہ پر معتدل مقرر ہوئے کہ مساکین کو روزیتے ہوئے چلین چار گھنٹہ کی جہت داخل شہر آبادی ہوئے پانچویں ساعت کو شہر زیارت روضہ متبرکہ کی نصیب ہوئی بعد ازاں بطرف دولتخانہ ہمایون متوجہ ہوا اور دو کسے دن حکم دیا کہ تمام خادمہ روضہ غیر خرد و بزرگ شہری اور گذر نظر سے گذر کر دو وعظیات و بخشش بیانیات ہوئے ساتویں اور کو بقصد سیر و شکار تالاب بہکڑ کہ معبد مہنود کا ہے متوجہ ہوئے بعد شکار مرغابی وغیرہ کے اجمیر کو آیا۔

صفحہ ۱۰۰

اور لکھا گیا کہ مقصد اصلی اس قصد سے بعد زیارت حضرت خواجہ صاحب کے سرانجام ہمراہان مقہور تھا اسلئے دل میں آیا کہ یہاں پشیر دن اور فرزند بابا خورم کو اس طرف روانہ کر دوں۔

صفحہ ۱۰۰

اور ایک دیگ کلان کباب دے طیار کر اگر روضہ متبرکہ خواجہ صاحب میں لاکر چھوڑ والی اور طعام واسلے مساکین اور فقراء کے کھلو اگر نقد وغیرہ دیکر خصنت کیا اور با پچھرا راومی اس دیکر سے شکم پر ہوئے۔

صفحہ ۱۰۱

اسلام خان حاکم بنگالہ نے اندنوں میں ساتھ منصب شش ہزاری ذات اور سوار کے سرفرازی پائی اور ساتھ کرم خان سپہ منظم خان کے علم رحمت ہوا۔ دسویں محرم کو جہیر شکار کھیلتا باہر گیا اور بیس دن میں لوٹ کر داخل شہر ہوا۔

صفحہ ۱۰۱

نویں صفر کو بعد نصف شب جمعہ سے آفتاب نے برج حمل میں کہ خاند شرف اسکا ہے نقل کیا اسکی فوج کو کہ غرہ ماہ فیروز ہی تھا مجلس فیروز ہی کہ خطہ دلپذیر اجمیر میں آراستہ ہوئی۔

صفحہ ۱۰۳

اور شب چہنبنہ کو کہ غرہ خور داد تہا میںے واسطے شکار شیر کے پہلے کہ طرین توجہ کی اور جمعہ کو
دو شیر بند و ق سے مارے اور وہیں شکار نقیب خان راہی ملک بقاء ہوا خان مذکور قوم داس
تزدین سے ہے اور اسکے والد میر عبد اللطیف کی قبر اجیمیر میں ہے بارہ دن میں بیمار ہوئی
سے وفات کی برابر فرانسکی بیوی کے اندر دروضہ مقبرہ کہ حضرت خواجہ بزرگوار کے دفن کیا۔

صفحہ ۱۰۵

قریب شہر اجیمیر کے ایک درہ عمدہ ہے اسمیں چند شیریں طاہر ہوا کہ اجیمیر کے سب یاغیوں سے
بہتر اور عمدہ ہے یہ درہ اوچشمہ دو نوساتہ نام حافظ جمال سے شہسوار میں حبیبین دہان کیہ تو حکم کیا
مکان لایق اسجگہ کے بنا دین ایک سال میں وہ عمارت ایسی عمدہ بنی کہ لوگ اور جگہ ویسی عمارت
بیان نہیں کرتے معماروں نے ایک بڑا حوض دہان بنایا اور اس پانی کو فوارے سے خوشن
ڈالا فوارہ بارہ گز اٹھتا ہے اور وہ حوض چیل در چیل گز ہے اور ایک حوض کے کنارے ایک درہ والا
عمدہ ہے اس طرح اسکے اوپر درجہ میں عمدہ مکانات بندے میں میںے اپنے نام کی نسبت انکا
چشمہ نور رکھا اس چشمہ میں نقطہ بی عیب ہے کہ درمیان شہر یاہر شاہ راہ نہیں اکثر جمہور
اور جمعہ کھوین رہتا ہوں حسب مرضی میرے شاعروں نے اسکی تاریخ کبھی سعید یا لی گئی کہ
زرگریشی نے اس عمدہ مصرع میں خوب تاریخ نکالی ہے مصرعہ محل شاہ نور الدین جہانگیر
میںے حکم کیا کہ اسکو لوح سنگبرہر لکھوا سکے اوپر لکاوین +

صفحہ ۱۰۶

آخر اس ماہ میں باہر اجیمیر کے شکار میں مشغول تھا

غرض کہ میں تیسری ہفتہ یار کو شکار سے لوٹا کہراجمیر شریف میں آیا ان سولہ دنوں کے شکار میں
ایک شیرنی معتین بچوں کے اور تیرہ نیل گاؤ شکار ہوئی تھی فزنداندار سلطان خورم خوں تاریخ
مذکور کے قریب اجیمیر شریف سے موضع دیورانی میں اکو مقام گزین ہوئے میںے سب امیر دہان
حکم دیا کہ استقال کو جاوین ہر ایک حسب طاقت پیشکش گذرانی اور یکشنبہ کو گیارہویں
تاریخ شاہزادہ بلند اقبال میری ملازمت سے مشرف ہوا اور اسکے دوسرے دن شاہزادہ

نے سب کے ہمراہ اپنا خوب سامان سے آراستہ کر کر اجیر میں آیا اور داخل و تھانہ خاص میں ہوا اور بعد وہ پیر کے میری ملازمت حاصل کی بعد تعلیم اور کونش کے ایک ہزار اشرفی اور دو ہزار روپیہ بطریق نذر اور ہزار اشرفی اور دو ہزار روپیہ بطریق تصدق پیش کے مینے اس نو حکم کو قریب ہلا کر نبل میں لیا اور پیشانی پر بوسہ دیکر عنایت شاہی سے مخصوص کیا۔

صفحہ ۱۰۹

بعد انہیں دنوں اطراف چشتہ نو میں ایک شکار ہوا۔

صفحہ ۱۱۵

اور شب یکشنبہ کو کہ عرس خواجہ بزرگوار کا تھا اس واسطے میں روضہ مبارک میں اگر نصف شب کے احوالیوں کو دیکھنا حال آیا مینے فقیر اور خادموں کو اپنے ماتھے سے چہ روپیہ نقد اور سوکرتے تقسیم کئے اور ستر تسبیح مرادید و مرجان و کھرباکی فقرا کو دیں۔

صفحہ ۱۲۳

اور انہیں دنوں اللہ کی عنایت سے فرزند خورم نے بعد فتح راناکہ اجیر میں آکر محل کو ایک لعل آبدار ساٹھ ہزار روپیہ قیمت کا نذر کیا تھا۔

صفحہ ۱۲۵

واسطے نکلنے بعض کاروں کے خیال تھا مینے ایک سہری شبکہ دار طلافی واسطے مرقد یعنی قبر منورہ خواجہ بزرگوار کے بنائی تاریخ ۲۴-۱۰ اس مہینے کو تمام پایا فرمایا مینے کہ لجا کر دیکھ کر ان گہری کرین ایک لاکھ و ستر ہزار روپیہ میں تمام ہوئی تھی۔

صفحہ ۱۳۰

دن شنبہ غرہ و یقعد کو مطابق ۱۰ ماہ آبان کے چھ اسکے کہ پانچ گہری دن گذرا خیریت اور ساتھ قصہ درست کے اجیر سے اوپر رتہ فرنگی کے کہ چار گھوڑے جوتے جاتے سوار ہو کر آیا۔

صفحہ ۱۳۰

تین برس پانچ دن کم اجیر توقف کیا آیا دی اجیر کو کہ جگہ مقبرہ قبر کی خواجہ بزرگ اور حضرت خواجہ میلان الدین چشتی سخری رحمۃ اللہ تعالیٰ کی ہے تعلیم دوسری سے جانتے میں ہوا۔

اسکی اعتدال چہرے مشرق اُسکا دار الخلافہ اگرہ ہے شمال اُسکا قصبہ دہلی جنوب اُسکا صوبہ
 بھارت ہے اور مغرب اُسکا ملتان ہے اور دریا پور جگہ اس ولایت کی تمام ریختان
 آب و شوریٰ سے زمین سے نکلنے ہے اور دریا کی کیتی کا باران پر ہے جاڑہ مندر تمام
 ہوتا ہے اور گرمی اسکی اگرہ سے ملائم تر ہے اس صوبہ سے ۸۶ ہزار سوار اور تین لاکھ چار
 ہزار پیادہ دراجوت وقت لڑائی کے نکلے ہیں اس آبادی میں دو تال کلان واقع ہیں ایک
 نیل تال اور دوسرے کوزن تال ساگر کہتے ہیں نیل تال خراب ہے اور بند اُسکا کھلا ہوا ہے
 آندہ دن میں حکم کیا مینے کہ اُسکو بند کرو اور انا ساگر کو رہنے دو کوسلے کہ ریات اتہا کلان
 چند مدت سے اُسپر جو ایہ راج ہے مال مذکورہ کوس اور پانچ لکھ سبب حج آیام قیام کے
 نورتبہ زیارت روضہ منورہ مقدس حضرت خواجہ خواجگان بزرگوار جناب عین الدین چشتی
 سخی رحمۃ اللہ علیہ کی مینے اور بندہ مرتبہ تال پہلو کو گیا اور آئندہ مرتبہ چشمہ نور کے چشمے
 کو گیا اچھا مرتبہ شمع کے شکار کو گیا میں بندہ شیر اور ایک چیتہ اور ایک سیاہ گوش
 اور ستر خیل کا دوا دیش کوزن یعنی بارہ سٹکے اور نوے ہرن اور اسی ہسکو یعنی دو جانور
 اور تین سو چالیس مرغابی شکار کئے مینے مقام دیورانی میں سات مقام ہوئے

صفحہ ۱۸۷

جب اجمیر شریف میں پہونچے تو راجہ کشن سنگھ پیراجہ بہیم سنگھ مع بانسو سوار کے ہمراہ آیا
 اجل طبعی سے مر گیا اور اُسکے ہمراہی متفرق ہو گئے فقط بانسو سوار ہزار پریشانی پہوای میں
 ہے اسواسطے یہ صلاح کی کہ کچھ دنوں پٹنہ میں جا کر گذر کر میں اس راہ پر اجمیر سے
 اگورا درناگوں سے جو دھپور میں آئے۔

صفحہ ۱۹۰

سترہویں جمادی الاول کو وکب جہاد و جلال دار البرکت اجمیر شریف میں خیمہ زن ہوئے حضرت
 بایں جد و بزرگوار خود روضہ منورہ حضرت خواجہ عین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ میں پیادہ آیا
 لیجا کر زیارت فرما کر انور سے مشرف ہوئے اور انواع مقام کی خیرات اور مہربان سے دامن بستے
 سائیکہ و فقر کے پہرے اور ایک سبھی عالی سنگ مرمر کی بنا قایم کر کر کاری کران ایک ت

گو حکم ہوا کہ بہت جلد تیار کریں اور صوبہ اجمیر معہ پرگنات اُس رخ کے حسب خواہش سپہ سالار
 بہایت خان خانن خانمان کو جاگیر میں مرحمت فرما کر عازم دار الخلافت اکبر آباد ہوئے راہ میں
 خان عالم اور مظفر خان ماموری و بہادر خان ازبک و راجہ جیسنگہ و ایرائے سنگہ و کن
 و راجہ بہارت بندیلہ و سید بہو کارین اور اکثر خدام و درگاہ شرفیاب ملازمت ہوئے و پختہ
 ۲۶ جہادی الاول بلغ نور جہان و وقع سواد دار الخلافت اکبر آباد میں نزول اجلال فرمایا

کتاب قبائل جہانگیری

خلاصہ کتاب کا یہ ہے کہ جلال الدین محمد اکبر بادشاہ کئی بار خواجہ صاحب کی زیارت کی واسطے اجیر پیادہ پا
آئے اور خواجہ صاحب سے نہایت اعتقاد رکھتے تھے۔ انہوں نے جو اجیر مین خواجہ صاحب کی اولاد کی
تحقیقات کرائی تو شیخ حسین مورث دیوان حال کا دعویٰ اولاد کا بے اصل نکلا اور خادم
درگاہ شریف کا بیان صحیح ٹھہرا کہ یہ اولاد خواجہ صاحب کی نہیں ہیں اور حقیقی وفد آئے
خادم کو نذر نیاز دی۔ ناگور کی طرف تشریف لگے تو بادشاہ بیکم کو دانیال مجاور کے گھر
چھوڑ گئے کہ ان کے مکان میں شاہزادہ دانیال پیدا ہوئے ان کے نام پر شاہزادہ کا نام رکھا گیا شیخ
حسین مورث دیوان حال کا جہگڑہ ۳۳ سال بادشاہ کے روپر دریا اور یہ بھی ظاہر
ہے کہ شیخ حسین اولاد دختر خواجہ صاحب ہوئے دعویٰ دار تھے نہ اولاد ذکر سے ہوئے
جیسا کہ حال میں دیوان اپنے آپ کو بیان کرتے ہیں یہ دعویٰ تحقیقات کے خلاف تو ہے
مورث کے دعویٰ اور بیار کے خلاف ہے کیونکہ ان کے مورث شیخ حسین خواجہ صاحب کی دختر
اولاد سے اپنا ہونا بیان کرتے تھے یہ اولاد ذکر سے کہتے تھے

تھا کیا قبائل جہانگیری مطبع نشی نو کشتہ لکھنؤ ۱۸۹۶ء خلاصہ ترجمہ اردو

صفحہ ۲۳۸

پیادہ رفق خاتان گہیستان از اگرہ زیارت روضہ فیض اساس
خواجہ معین الحق قدس سرہ الغرہ در آن زمان کہ خاتان ملکستان جہانگیر
جانشین خلف بود ہوا رہ بجهت طلوع کو کہے اور باطنی سہی وطن برگزیدہ ہوا
درگاہ محمدیت استقامت میفرمود با جان بخش جہان آفرین عہد شدہ بود
کہ چون شاد بہ مقصود از بہان خانہ امیر مملوہ گاہ شہود دہند لشکران ہوت
عظمیٰ از دار الخلافت اگرہ پیادہ تا اجیر شاد فتنہ زیارت روضہ خواجہ میرالدین

پیشی قدس شہ سہ العزیزہ اکبات و اوراک سعادت فرماید بنابر
نذر روز جمعہ دہم آبان ماہ الہی و افق دوازدهم شعبان قدم شہزادہ
مجت نہادہ مرعلیہ یکا بادیہ شوق گردید مد و مسافت منزل وازدہ
کردہ قدر شد روز ہفتہ ہم بروضہ منورہ سبندہ و رو سعادت اتفاق
افتاد و چین اعلا س بران شہان عالمک عطا نہادہ مرہم زیارت ولواک
عبادت تقدیر ساندند و بعد از فراغ زیارت بخیرات و مہارت پر ختم متکلف
ہوئی آن روضہ قدسیہ و سائر مستحقان ابر شحات سیاب حکمت سیر پایید

کرم ساندند و چون ہر سالہ مبلغی گرامندہ ہر ہم نذر و ت مقرر بود کہ از خزانہ عمارت
و ہر سال متولیان آن روضہ قدسیہ شود و درین لاجرم ہر سید کہ جمعی کہ بنہیب
تولیت شرف اختصاص ازہ خصوص شیخ حسین کہ دعوی فرزند زلیخہ حضرت
مینمایا کہ اینہر مبلغ را تصرف شدہ بفقر و مساکین چنانچہ بایہمی پردازد و
سبندہ اسباب تحقیق شد کہ دعوی فرزند زلیخہ اصلہ ندارد و لاجرم تولیت آن
آستان آسمانی دست شیخ محمد بخاری کہ از اکابر سادات ہندوستان
بریک ذاتی و خوش صفاتی آراستگی و نہایت تقویض یافت کہ در مدتی
ماثر آن بقدر متبرکہ و تعمیر بنا کے خیر و اجر ای و لحایفہ مراعات خاطر
مستحقین و بیمار حال فقر و مساکین مساعی جمیلہ تقدیر رساند و در
ساعت خیر اشاعت فنان را بہت بدارا خلافت دہلی انعطاف یافت
کہ زیارت مراد اولیا بہ نظام و شایع گرام کہ دران سعادت ہر وہ
اند فرمود و متوجہ دار السلطنت اگر ہ شوند

صفحہ ۲۲۳

و اردہ ی گیہان پونی کوچ کوچ متوجہ اجیر شد روز شنبہ یازدہم ام
غہ ربیع الاول بظہر فیض اساس نزول بر کبالی اتفاق افتاد
و بعد از مراسم زیارت دوازہم خیرات و مہارت استہادہت از مدح و ستایش

نشان
از شہان کو حضرت اکبر
نہایت سک و اسطے روانہ
ہوئے و ادن میں اجیر
اور مرہم زیارت کے ادا
کئے حضرت کو بہت کچھ دیا
کہ اسودہ ہو گئے۔
ہر سال بہت رو بہ ہر ہم نذر
اکبر بادشاہ اجیر متوجہ تہ
کوبان کے لوگوں کو تقسیم
ہوئے بہت جب بیان ہے
تو معلوم ہوا کہ شیخ حسین جو
دعوی اولاد حضرت خواجہ
صاحب کربا سے بہت سا
رو بہہ انہیں سے کہا جاتا
ہے اور بہت تحقیقات ہوئی
معلوم ہوا کہ اسکا اولاد
دعوی ہادی کی جگہ اصل نہیں
ہو سکتا ہے۔ اس واسطے کہ
فنا تولیت سے متوفی کر کے
شیخ محمد بخاری کو انکی جگہ
کرت اور سخت کی رعایت
کرتے اور فقیر و نادار
کی عمر گریہ و نوحہ نہایت

آن بگریزه درگاه حدیث نموده غنان غریمت مستقر خلافت انطاکیه یافت.

صفحه ۲۴۵ تا ۲۴۴

نور خود بسعادتی روز و شنبه نوزدهم شهر یورماه الهی موافق نسبت و در
ربیع الثانی پای دولت در رکاب جهان ستانی آورده از خطه فیض
اجیر متوجه به تنجیر گجرات شدند چون موکب اقبال بحوالی ناگور رسید
نور و اود فرزند سعادت پدید که در زمینی انبارت فتح فیروزی بودند
افزای خاطر اولیای دولت گردید و ولادت شاهزاده دانیال
چون موکب جهان کشا از اجیر نفست اقبال فرمود یکی از برادر گیلان
سمراتق عصمت را که خالص کوکب دولت بود بنایه تعزیر نقل و حرکت
خانه شیخ دانیال که از منتشان روضه حینه اصلاح طاهری و صفائی
استیاز داشت گنجه استند در حوالی ناگور فوید و ولادت شهنشاه عالی
مسترفزای ناظر قدسی مطهر گردید بعد از انقضای چهل و یک و قیقه
از شب پست و هفتم شهر یورماه الهی موافق چهارشنبه دوم جمادی الاول
نهمه و هفتاد و نه هجری قدم بر رویه نهاد آن نونهال گلشن خلافت
بناسیت هنامی شیخ دانیال سلطان دانیال موسوم شد.

صفحه ۲۶۱

و در خالین حال و رود موکب اقبال بدار البر که اجیر اتفاق افتاد
و بعد از فرغ لوازم زیارت دنیا زندگی بحیرات و مبرات پرداخته برات
غریمت مستقر خلافت برافراشتند و در ساعت مسعود و مختار و اول و
تنجور بود و موکب نصیر رونق اسمانی یافت.

صفحه ۲۶۴

و پادشاه روز شنبه در خطه انیس اسامی اجیر و رود موکب اقبال اتفاق

حب جفت اکبر داشت
اجیرت ناگور نشانی
پادشاه شیخ دانیال
که گویند که ده درگاه
استقل من سخته آور
صلح طاهری و صفائی
بلندی که استیاز رکنه
چو در گنجه پست
بیکم که شهنشاه پدید
شیخ دانیال مجاور
نام پادشاه کاهام
دانیال رکبا

افتاد و بعد از فراغ لوازم زیارت و نیازمندی آخرای روز برکن
جهان نوزد سوار شده گرم شتافتند +

صفحه ۲۷۱

رایات عزیمت بدار البرکه اجبیر برافراشتند و چون با جمیع نزول
اتفاق افتاد بروضه علیه خواجه معین الدین حبشی قدس الله سره العز
تشریف لوازم زیارت و مراسم وادود و شش بقدر میرسانیده نقد کاوه
و رد امن محتاجان عرصه خاک ریختند +

صفحه ۲۷۵

توجه اشرف اقدس زیارت رضیه علیه معینیه چون
محاصره قلعه چینه و تسخیر ولایت شرقیه بامتداد انجامید و پیشگاه خاطر
قدسی مطهر چنان پرتو افکند اقتلح عقد ایمراد مباحی اولیک دولت
صوت پذیر نیست ناگزیر رسد ممالک کشاپورش ممالک شرقیه تقصینیم
یافت چون غافان ستوده خصال تحصیل این قسم مقاصد عالی خست
از باطن قدسی و المین بزرگان دین استقامت فرمودند و در شهر ابراهیم
می نهند لاجرم روز سه شنبه غره اسفندارند ماه الهی موافق شانزدهم شوال
نهضت عالی بصوبه اجبیر اتفاق افتاد و در قبضه نوده میرزا کوکه برسم
ایلدار از گجرات رسیده بسعادت استان بوس بفرز گردید و آنحضرت از
کمال بنده نوازی قدسی چند بیانی میرزا رفیع باین حجت خاص پایتخت
اوران بنگران برافراختند و لبش ششم اسفندارند ماه الهی جوالی جمیع

محیم بارگاه اقبال شد و روز دیگر از نهفت گردی آن دار البرکه چنانچه
آمین ان شهباز عرصه صحت و معنی است قدم فلک سانی را عیار آلوده
نیاز ساخته زیارت روضه منوره توجه فرمودند و آخرای و زیارت کرک
عالی رسیده لوازم زیارت و مراسم نیازمندی جبا آوردند و ارباب احتیاج
درگاه کومال مال کیا

و سایر منسوبان و مجاوران آن سده سدره مقام بهشتیات و جوی مکر
سیراب امید گردانند +

صفحه ۲۸۶

غریمت طواف مزارات مقدسه دہلی و اجمیر پیش بناوہ خاطر خوش مناس
گردید و از همان منزل اگرہ را دست چپ و شستہ متوجہ دارالبکرۃ دہلی
شدند و در آن سفر سعادت لوازم زیارت و نیاز مندی شہر العظیم بمقام
تبقدیر رسانیدہ و مجاوران آن بقاع مقدسه و سایر محتاجان بہ نذرات
و تصدقات بہرہ و رسانختہ سبحان مکرمت غبار احتیاج از چہرہ حال
فقراء و مساکین پاک شستند و از راہ ناروال بقصد زیارت روضہ
معینہ توجہ نمودند و سراسر اجمیر شدند +

ایضاً

و مومنین گردون سہ مبارکی و فیروز بی بدارالبکرۃ اجمیر نزول بقبال فرمود
و خاتمان بحر نوال مراسم زیارت و نیاز مندی تبقدیر رسانید و مجاوران
و سایر محتاجان را بہ انعامات و ادراعات بہرہ و گردانید +

ایضاً

و حکم شد کہ از دارالبکرۃ اجمیر تا مستقر سرخیلافت در ہر کردی چابی بختہ
و مناری بجهت علاقت کردہ اساس بنہند و سرپای منار را بشافہ
انبوکہ درین راہ شکار شدہ زینت بخشند +

صفحه ۳۰۲

توجہ بہ تخیف زیارت روضہ معینہ چون قرار داد خاطر بہی طاعت پیشین
بہت عالی ماثر چنان شد کہ ہر سالہ زیارت مزار فالق المانور حضرت فوجہ
معین الدین و اہل حق توجہ فرمودہ از باطن قدسی موطن آن برگزیدہ در گاہ
ایزدی استراحت نمائند و باین وسیلہ مستحقان و محتاجان و گوشہ نشینان

حضرت بلال بن محمد
اکبر بادشاہ غازی اجمیر
فائزہ اور زیارت کر کے
مجاوردن کو بہت کچھ
ایک بندہ بنادین اور
اسپر برکات سینگ نصب
کردین -

آن بقعه شریفین را بر شحات حساب مکرمیت سیاحت می گردانند لاجرم
 درین هنگام هفت موکب عالی بدان صوبه اتفاق افتاد و منزل خلیل
 شکارگننان تشریف برده بشاید به معجزه و از یک منزل پیاده روی نیاز
 آستان طایک مطاف بنهاند و بعد از فراغ زیارت بان در بطن دهم
 رو به بجاوران و لنگرمان آن بقعه متبرکه تقسیم فرمودند +

حضرت جلال الدین محمد اکبر
 بادشاه زیارت نمود
 او در دهم منزل رو به
 بجاورد و نگردد -

صفحه ۳۵۸

توجه آنحضرت بدارالبکره اجمیر درین هنگام که نویافتهات غیلم از اطراف
 ممالک سامع غزو جلال رسید و خاطر قدسی مظاہر از غیبت و لایمت نیک و
 بهار و ابرو دشت بخت ادا حکم و سپاس این موبین بقیاس نهفت عالی
 روضه منوره حضرت خواجہ معین الدین و الدین قدس مدبره و غفره اتفاق
 افتاد +

صفحه ۳۱۹

نهفت موکب خاقان فلک سمر میر زیارت روضه علیهم
 درین هنگام که دارالسرو فقیه را بانوارش و خاقان سگت را مین محمود
 روی زمین شوق زیارت روضه مبینیه از مشرق خاطر خورشید ماثر در
 روزیاد ابرت و دووم شهر و ماه الهی نهفت عالی از استقرار رنگ ملک
 و صوب دارالبکره اجمیر اتفاق افتاد +

صفحه ۳۱۶

چون موکب گردون مشیر بهار الفیوض اجمیر و د سعادت فرمود و بدین
 که بمنزل پیاده شده روی نیاز زیارت آوردند و کت و احوال یادداشت و در وقت
 ت مدقات برآشوده متکلمان آن بقعه و متوطنان آن بلده را سیراب میگردانند

صفحه ۳۶۴

ایلنا فرمودن شاه سوار عربیه مهت بصوب اجمیر

چون از مبادی ماه هر سال بزیارت روضه معینیه تشریف می بردند
و در غیر تنبیه بجهت یورش پنجاب و زیارت فرات متبرکه که شیخ فرید الدین
گنج آن امنیت از غیر قوت بقبل نیاورده بود و در احوال ناچنان تقاضا نمود
از دارالسلطنت همگی بطریق یلغار بدان فرات یافتند و از آنجا
معاودت بمرکز خلافت منعطف گردانند و لاجرم مصلحتی را از او انکار نمودند
در عرض چهار روز بجنه فیض اسرار جمیع نزول سعادت فرمود و او از فرستادن
زیارت مراسم دارد و پیش بزرگوار و اقبال سوار شد بطریق ایثار و محضر
دور و از اجیمه دارالسلطنت فقیر تشریف بردند +

صفحه ۴۴

شیخ حسین ببولیت فرات متبرکه که خواججه معین الدین چشتی فرق عزت برافروخت
او خود را نواسه خواجه میگرد و دوران نیام که حضرت خاتانی هر سال بکرتبه
بزیارت آن روضه متبرکه که تشریف می بردند مکرر اسلوک اعلام و تمثیل می نمودند
در فترا و گوشه نشینان و محاوران آن بقعه تشریفه و خواججه می نمودند چون
تظلم پیدا و امور عرض بارگاه عدالت شد حضرت تولیت آن فرات فیض
و انوار بیگیری مقرر داشته و او را عبوس زندان او بفرمودند و بیولا
مرحمت شانه نهای شامل و گشت و از قید برآورده باز دستور قدیم
منصب تولیت آن فرات متبرکه که بعد از او شد +

صفحه ۵۳

نهضت موکب گهان شکوه از دارالسلطنت اکبر آباد بدارالکبراجیمه بول
مبارزه عساکر فیروزی ماثربصه استیصال را که مقهور و ذلتگاه سوار و قاف
اجلال تعیین شده و از آنکه کار مارگر در رفته است به تمام شایسته و بیست و نه روز
نه پذیرفته بود و از آنجهان که شایسته اقامه فرمود که خود سعادت و اقبال
و از جبهه استیصال آن سیاه بخت و خیمه اوقات شمره روزی سپید اجیمه بول
اب و بادشاه

شیخ حسین ببولیت فرات متبرکه که خواججه معین الدین چشتی فرق عزت برافروخت
او خود را نواسه خواجه میگرد و دوران نیام که حضرت خاتانی هر سال بکرتبه
بزیارت آن روضه متبرکه که تشریف می بردند مکرر اسلوک اعلام و تمثیل می نمودند
در فترا و گوشه نشینان و محاوران آن بقعه تشریفه و خواججه می نمودند چون
تظلم پیدا و امور عرض بارگاه عدالت شد حضرت تولیت آن فرات فیض
و انوار بیگیری مقرر داشته و او را عبوس زندان او بفرمودند و بیولا
مرحمت شانه نهای شامل و گشت و از قید برآورده باز دستور قدیم
منصب تولیت آن فرات متبرکه که بعد از او شد +

اقبال باید خست و باین غریمت صائب تبارنج دوم شهر شعبان هزار و هشتاد و پنجاه و پنج بجزای مطابقت و چهارم شهر پوره ماه سال ششم از جمله پیشرفت
 رایات اقبال باین صوبه ارتقا یافت و چون دارالاکبر اجمیر محله بود
 موکب مسعود گشت بعد از فراغ زیارت روضه معینه و غماری که بنجد
 احداث یافته بود نزل سعادت ارزانی فرمودند

صفحه ۵۳۵

و چون نزل موکب اقبال به دارالاکبر اجمیر اتفاق افتاد

صفحه ۵۳۶

درین سال نقیب خان بجوار رحمت اینردی پیوست نامش مرزا
 عنایت الدین علی است پدرش میر عبداللایه سیفی فروتنی در اتمان
 جلوس حضرت عرش استانی امارت بران با اولاد و احفاد به پند و
 آمده در سلک ملازمان عقبه خلافت منتظر گشت میز اهل سعادت و
 ارباب عزت بوده و نقیب خان در علم حدیث و سیر سمای رباعی آثار
 دانی از یکینایان روزگار بود میتوان گفت که در فنون تاریخ دانی
 مثل نقیب خانی نگذشته و در خدمت عرش استانی امارت بران
 نسبت قوی داشت بحکم اشرف متصل گنبد خوابه معین الدین چشتی
 مدفن آن غایت محمود مقرر گشت

نه اسکندریه بحر
 اوریت خاکستر
 عبده اسکندریه

کتاب سفینه اولیا

خلاصہ اسکالیپت کہ داراشکوہ بادشاہ اجمیر میں پیدا ہوئے عرصہ تک اجمیر رہے اور کئی بار زیارت کو آئے اجمیر اور درگاہ کے حالات بخوبی واقف تھے۔ بادشاہ پنجم جہان گاہی ذکر لکھایا۔ دیوان کا یا ان کے اولاد ہونیکا کہیں ذکر نہیں لکھا۔

انتخاب سفینۃ الاولیاء مطبوعہ مطبعہ مدر اگر ۱۲۵۳ھ ۱۸۶۸ء خلاصہ ترجمہ دو دور

صفحہ ۱ تا ۱۶۰ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ

مولد اصل ایشان سجستان است و نشو و نما در یاخراسان نام پدر بزرگوار ایشان خواجہ غیاث الدین چشتی است کہ از سادات حسینی بودہ اند مرید شیخ عثمان مارونی بودہ اند و در ہندوستان نیز سلسلہ شریفہ حضرت ختیہ ایشانند قدس اللہ تعالیٰ و شیخ عثمان مارونی میفرمودند کہ معین یا محبوب خدا و مہر فرخست بر مریدی او و قطبیت و صاحبقران دین انوار معرفت و شرف القلوب زبده مشائخ اجل و قدودہ اولیاء اکمل بودہ اند اہل ہند را روایات بخندست ایشان بودہ و در جمیع علوم ظاہری و باطنی یکاند زمان بودہ اند کہ امامت و خوارق عادت عجیب و غریب کہ از ایشان بطور عمدہ زیادہ از بیان است گویند کہ چون جہتقا ایشان را توفیق تو بہ کرامت فرمود الملائک اسباب بخود را حاضر درویشان نمودہ متوجہ ہر قدر و بجا باشند و در انجا حفظ قرآن مجید کسب علوم نمودہ اند و انرا بطریق عراق غنیمت کردند چون بقصبہ مارون کہ از نواحی نیشاپور است رسیدند حضرت شیخ عثمان مارونی را ملازمت نمودہ بہت سال در خدمت شیخ بودند حضرت خواجہ در سیاحتی کنری از شایخ کیاہ دریافتہ اند و فرمایند

به محبت حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ در جیلان سیدہ بنیام سوخت
 روز بیایان بودہ انواع نوایا بودہ اند شیخ المدین کبری را در بخار و خواجہ یوسف
 بہرانی در بہانہ شیخ ابوسعید سمرقانی را و تبریز شیخ حسین بنجانی را و رامہوردی را
 و از بلخ بہ لامہ آمدہ اند و از انجا بدلی و از دہلی با جمیع رفتہ وطن شدہ اند و جمیع کتب
 و کفای بہرکت قدم ایشان بہ شرف اسلام شرف شدند و جماعتی کہ سلمان شدہ اند
 فتنہ و یشاہی اندیشہ ایشان غیر متناہی و نہ متناہی و نہ متناہی و نہ متناہی و نہ متناہی
 ایشان می آیند و بہرینجا می آید و ان روضہ منورہ میگذرانند و ولادت حضرت خواجہ
 در سال الف و سی و ہفت و نہت ایشان روز دوشنبہ ششم ماہ حبسال
 ششصد و سی و ہجری بودہ و بر وراثت سیم ذی الحجہ سال مذکور توانا و الف و سی
 و نہت از ولایت بر پیشانی حضرت خواجہ نوشتہ یافتند کہ ہذا حبیب اللہ مات
 فی حبیب اللہ و عن ایشا نرا از شایخ ہند و ستان دہشتم جب می کنند و در حبیب
 از اہل انجوان بہر سلطان و کافران خاص و عام از راہ ماہ و جمیع و کتب کی و
 آن از ہزاران فی ثبوت ہر سال ہر روضہ مستغبر کہ ایشان رفتہ ما فرستادند و
 شریف کیس و چہار سال و تبرہ حضرت خواجہ در دارالاسلام اجمیریت و این فقیر چندین
 مرتبہ زیارت آن روضہ منورہ شرف گشتہ و اجمیر شہر است چہ فیض و چہ نور و چہ
 آب ہوا متصل تالابی و عظیم کہ مجموع دریا محیط است و نام آن ساگر تال ہماوند
 واقع شدہ و ولادت این فقیر در خطہ اجمیر بہر سال ساگر تال روی دادہ و در خطہ
 نصف شب دوشنبہ سال الف و سی و ہفت و نہت و چہار ہجری چون در خانہ والد ماجد
 فقیر متہ حبیبہ شدہ بود پس نمیشد و حسن مبارک آنحضرت بہرست و چہار سالگی
 بود از رو عقیدہ و اخلاص کہ آنحضرت بہرست و نسبت بہرست خواجہ داشتند بہرست
 مذکور و در وقت پسر نمیشد نسبت ایشان حق تعالی این کمتر این بودہ خود را بود
 آورد امید کہ توفیق مکوکاری و رضامندی خود و دوستان خود نصیب گردد
 آمین یا رب آمین

ابی بھب لوگ خواجہ بزرگ
 کی زیارت کے واسطے آئے ہیں
 ہزاروں و سیر روضہ منورہ
 مجاوروں کو نہر دیتے ہیں

جب کہ مینے میں سبطت سے
 مسلمان و غیر مسلمان دور
 دور کے ہزاروں ہزار سال
 روضہ منورہ کہ پر جمیع ہوتے

داراشکوہ بادشاہ کی خدمت
 زیارت روضہ منورہ سے
 شرف ہوئے انکی ہدیہ
 اجمیر میں آنا ساگر بہر توبی
 انکے پیدا ہوئی شایگان
 بادشاہ نے ہزاروں نذر
 و نیاز اور زمین مانی تھیں

کتاب سیر الساکین

اس کتاب کا خلاصہ یہ ہے کہ جب اکبر بادشاہ اجمیر میں زیارت کو آئے خادم صاحبان درگاہ کو نذر
نیاز دی۔ جب شاہجہان بادشاہ آئے۔ دس ہزار روپیہ خادم صاحبان کو دے دیے عالمگیر
آئے پانچ ہزار روپیہ خادم صاحبان کو دے بغرض جس بادشاہ نے ذکر کیا ہے خادم صاحبان
ہی لکھا ہے۔ دیوان یا اولاد کا کچھ ذکر بہت تحریر نہیں کیا۔

کتاب سیر الساکین جلد اول مطبعہ مطبعہ لکھنؤ
ترجمہ خلاصہ و خلاصہ

صفحہ ۱۸۶

یوں اکبر اعتقاد ملی سخی باخواجہ حسین الدین ختی بود و مر آن بزرگ و متصل شہر اجمیر
اکبر عید کردہ بود کہ گھرہ انزد تھا اور فرزند عطا فرمایند زیارت مرایش پایہ و قطع شہر
نمایند بعد از آن شاہزادہ سلیم اکبر با اہل خانہ از پنجور سیکری تا اجمیر کہ مفت منزل
و بہ منزل و از دہ کر و تہ پایہ ملی شہر نمودہ مراسم زیارت بقدر میرسانید

صفحہ ۱۲۲ جلد اول

خواجہ حسین الدین جن پور غیاث الدین حسن ز سادات احسنی حنفی اور دہلی انصاری و شہر
و قریبہ بخوار و آستان ہزار و پانزدہ لکھی بدلا انہما کی شدہ اہل ہیم قندوز را از
اہلی بودگان و دیوبند و نظرافا و برق استوکی و خرمین و کلبیا و زرد و جتوئی و جمنون
شدہ ہر دن کہ دست از دنیا پر صحبت خواہد تھا ان ختی رسید و بریاضت گری بہر شہر
و خرقہ خلافت یافت سپس در نکاد و بطلمی برآمد و از شیخ عبدالقادر جیلانی
و سیکر بزرگان فیض اندوخت و در سال کہ معز الدین سام علی برگرفت بدخا
رسید و بگا نش غزل گزینی با جمہر شد و فرادان چراغ بر فروخت و از دم گریانی او گرو

کرده مردم بهره برگرفتند روز شنبه ششم ماه رجب سال شش و بیست و یک
تقدیر خورشید نمود و در دامنه کبکساران خوابگاه شد و امر فرزند یارگاه خرد و بزرگ

صفحه ۲۶۵

احوال سال نهم مطابق سنه هزار و چهل و شش هجری

هفتم رجب باو شاه نهضت باجمیر نمود و در دولتماند ساعل تالابا نا ساگر شاه جهان پادشاه پادشاه
نزول اجلال فرمود و از دولتماند تا مزار خواججه بین پیاده بارفته مراسم زیارت
تقدیر پیرسایند و در هزار و پویه بخند مزار غنایت شده و بمسجد که در ایام هم مرا
از خیر عقب روضه حسب الحکم بنای آن گذاشته بودند و پس از جلدش
بصورت چهل هزار و پویه با تمام رسید تشریف از زالی داشت مطرح اهل آن
شد مسجد شاه جهان تاریخی بنای آن یافته اند و درین سال خاندوران و
سید خانبهان بهر و باضافه هزار و دات و هزار سوار بمنصب خبیری و خبیری
غزافخار یافتند و بیستم شبان بدرا الحفله اکبر آباد و در فیض آموشدند

صفحه ۲۸۴

حال شاه جهان باو شاه سال بیستم مطابق سنه هزار و شصت

و چهارم هجری

درین سال بخط فیض آباد و اجمیر نهضت رایات شاهی شد.

صفحه ۳۲۱

ذکر جنگیدن عالمگیر با دارا شکوه

عالمگیر خداوند قدری بجا آورده از گذشته شدن شیخ منیر که نهایت مخلص بود
بسی دلگیر شد و حسب الامر نقش او را شاه نواز خان مرحوم با غرزداد احترام
پرداشته در مزار خواججه بین الین چشتی مدفون کردند و سلج جادای لایزال
بطرافت مزار مذکور رفته و خبیری را روپیه لعلی آنجا انعام فرمود و بر تالاب
آنا ساگر در غمارات باد شاهی منزلی نموده +
عالمگیر پادشاه دارا شکوه
که در سلج جادای لایزال
زیارت کے واسطی درگاه
آئی اور پانچزار روپیه
یہاں تک عمل یعنی خاندان
دئے اور آنا ساگر پر
و پیرہ ہوا

تاریخ ہند

خلاصہ اس کتاب کا یہ ہے کہ حضرت جلال الدین محمد اکبر بادشاہ حضرت خواجہ صاحب سے
نہایت اعتقاد رکھتے تھے اور چشتیہ خاندان میں مرید تھے اور مرتے وقت تک نماز
۴۳۰

انتخاب تاریخ ہند مطبوعہ مطبع سنہ

اکبر کا مذہب صفحہ ۶۵۲

دینداری اور خوش اعتقادین کا دریا جوش میں آیا لاکھوں روپیہ درگاہوں میں خرچ ہوا
فقہ اور کی خدمت بہت کچھ کی قبروں کی زیارت سے شرف حاصل کیا۔ اجیر شریف لکھا
وہمہ پیادہ پا گیا۔ خاندان چشتیہ میں مرید تھا۔ اور اعتقاد اسی سے رکھتا تھا جیسا کہ
میں جانتا تو یا معین یا معین خود نعرہ مارتا اور اپنے لشکر سے بھی کہلاتا اس میں یہ صفت
ابہام تھی کہ خواجہ معین الدین چشتی کے نام میں ہی لفظ معین تھا۔

اکبر کی وفات صفحہ ۶۴۰ تا ۶۴۱

اب جب انگلیز باپ کی خدمت میں گیا اور جو اس وقت حال گذرا اس کا یہ بیان وہ لکھتا ہے کہ
باپ نے مجھے بہت پیار کیا۔ اور یہ فرمایا کہ امرا اور وزرا اس کمرہ میں جہان میں پڑا ہوں بلوائے
جاوین۔ اور مجھے یہ ارشاد کیا کہ میری مرضی نہیں ہے کہ تیرے اور ان دو تنخواہوں کے
درمیان ناپاکی ہو جنہوں نے برسوں سیر ساتھ محنتیں اٹھائیں اور سختیاں جہیلین میں
اور میری شان و شوکت کے کاموں میں ہمیشہ وہ مدد و معاون رہے ہیں جب میرے جمع ہونے
تو اعلیٰ طرف مخاطب ہو کر یہ فرمایا کہ اگر بھولے سے میں نے کوئی خطا متاری کی ہو تو تم اس کو
معاف کرو جب میں نے یہ حال دیکھا تو میں باپ کے قدموں پر گر۔ اور زار زار دیا پھر میری

ملط اشارہ کیا کہ اس تلوار کو باندھو اور میرے سامنے بادشاہ بیٹو۔ اب کچھ بادشاہ نے
 سنبھالا لیا کہ پہر جانگہ سے کہا کہ تمام خاندان کی عورات کی خبر لینا۔ اور میرے پرانے
 رفیقوں اور دوستوں کو نہ بھولنا پہر روز چہار شنبہ وقت شب ۱۳ جمادی الاخریٰ ۱۰۱۳ کو
 ایک بڑے مولوی کو بلا کر کلمہ شہادت کہی دفن پڑا اور جتنے مسلمانوں کی طرح اس دنیا
 سے سد مارا اور سکندرہ نین جو اگرہ کے قریب ہے مدفون ہوا عمر تریسٹھ سال اور مدت
 سلطنت اونچاس سال آٹھ ماہ +

تمت تمام شد

آخری/درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ ذیرانہ لیا جائے گا۔

[illegible]